بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ نزل احسن الحدیث القرآن

بیاد

حضرت مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمہ اللہ

حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

ہفت روزہ

اہلِ حدیث

لاہور

مرکزی جمعیۃ اہلِ حدیث پاکستان کا ترجمان

مسلکِ اہلِ حدیث کا داعی

جلد: 46

۲۰ تا ۲۶ جمادی الثانی ۱۴۳۶ھ 10 تا 16 اپریل 2015ء

شمارہ: 14

سعودی، یمن تنازعہ

یمن میں قانونی حکومت بچانے کے لیے اپریشن کیا جارہا ہے۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ

جمہوریہ یمن

حوثی باغی قبائل اور ان کی سرگرمیاں!

المملکۃ العربیۃ السعودیۃ

پاکستان سعودی عرب کی حمایت کیوں کرے؟!

سیدنا ابوعبیدہ ابن الجراحؓ

امت اسلامیہ کے امین!

قرآن و سنت

- لمبے ناخن رکھنا.....؟!
- لڈو اور کیرم بورڈ کھیلنا.....؟!
- کبوتر بازی اور تیتر بازی.....؟!

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد حفظہ اللہ

تحفظِ ذات

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾ (التحریم: 6)

''اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ (وہ آگ کہ) جس کا ایندھن (برے) لوگ اور پتھر ہوں گے۔''

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے انسانوں کے سامنے ہدایت کی راہیں واضح کردی ہیں اور پھر حضرت محمد ﷺ اور اصحاب النبی رضی اللہ عنہم کے روز وشب اس بات کا ثبوت فراہم کرتے ہیں کہ عملاً انہیں راہوں پر چل کر کامیابی وکامرانی کا سرٹیفکیٹ حاصل کیا جاسکتا ہے۔ گویا قرآنی تعلیمات ہی انسان کی کامیابی اور کامرانی کی ضامن ہیں۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے بار بار بنی نوع انسان کو عموماً اور ایمان والوں کو خصوصاً اپنی اور اپنے رشتہ داروں کی ذات کا تحفظ بطریق شریعت محمدی ﷺ کرنے کا کہا ہے اور عذاب آخرت سے بچنے اور بچانے کی تلقین اور نصیحت بار بار فرمائی ہے۔

﴿يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ﴾ (المآئدۃ: 105)

''اے ایمان والو! تم اپنی جانوں کی فکر کرو۔''

اور فرمایا:

﴿فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَ اسْمَعُوْا وَ اَطِيْعُوْا وَ اَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ﴾ (التغابن: 16)

''پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہا کرو اور سنتے چلے جاؤ اور اطاعت اختیار کرو اور اپنی جانوں کے لیے خیر کو خرچ کرو۔''

حضرات انبیاء علیہم السلام کے لیے بھی کامیابی اور نصرت اللہ تعالیٰ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے میں مضمر تھی اسی لیے اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو فرمایا کہ آپ اُمت کو آگاہ کردیجیے کہ:

﴿قُلْ اِنِّيْٓ اَخَافُ اِنْ عَصَيْتُ رَبِّيْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝﴾ (الزمر)

''آپ کہہ دیجیے کہ اگر میں اپنے پروردگار کی نافرمانی کروں تو (اپنے لیے) ایک عظیم الشان دن کے عذاب کا اندیشہ رکھتا ہوں۔''

دنیا میں رہتے ہوئے انسان ہر وہ حربہ اختیار کرتا ہے جو اسے نقصان، تکلیف اور مصیبت سے بچانے کا سبب بن سکتا ہو۔ لیکن حقیقی نقصان اور اذیت جو کہ ابدی اور ناختم ہونے والی ہے اس سے بچنے کا کوئی سامان نہیں کررہا۔ جس کا نتیجہ کل قیامت کے دن سوائے پچھتاوے اور حسرت کے اور کچھ نہ ہوگا۔ اس لیے اس دن کے پچھتاوے سے بچنے کے لیے اور اپنی جان کے تحفظ کے لیے اللہ کی اطاعت وبندگی والی زندگی گزارنی چاہیے۔

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی حفظہ اللہ

غاصبانہ قبضے کا انجام

[عن سعيد بن زيد رضى الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: "مَنْ أَخَذَ شِبْرًا مِّنَ الْأَرْضِ ظُلْمًا فَإِنَّهُ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ.] (متفق عليه)

سیدنا سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے' کہتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''جس نے کسی کی ایک بالشت زمین پر قبضہ کیا' اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کے گلے میں ساتوں زمین کا طوق (ہار) ڈال دیں گے۔''

دنیا میں انسان اپنی طاقت' دولت یا عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے کسی کی جائیداد یا زمین ومکان پر ناجائز قبضہ کرکے سمجھتا ہے کہ میں نے کچھ حاصل کیا ہے۔ حالانکہ جو وہ حاصل کررہا ہے اپنے اوپر بوجھ ڈال رہا ہے۔ جو کسی کو دھوکہ دے وہ قیامت کے دن اسے لیے لیے پھرے گا مگر اس دن وہ چیز اس سے وصول نہیں کی جائے گی' بلکہ اس کے بدلے نیکیاں لی جائیں گی۔ ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کی صورت میں انسان کو گھیر لے گا بچاؤ کی کوئی صورت نہیں ہوگی۔

اس حدیث میں خاص طور پر زمین کا ذکر کیا گیا ہے کہ جس نے کسی بھائی کی بالشت بھر زمین پر ناجائز غاصبانہ قبضہ کیا تو قیامت کے دن اس کے گلے میں ساتوں زمینوں کا ہار بنا کر ڈال دیا جائے گا اور رسوائی اس کا مقدر بن جائے گی۔ کسی کی چیز پر ناجائز ذرائع سے قبضہ کرنا غصب ہے۔ ایک رائی کے برابر بھی کسی کی ملکیت ہے اسے جبراً لینا بھی گناہ ہے۔ ظلم خواہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ ظلم ہی ہے۔ لوگ اس بات کو بھول گئے ہیں کہ ایک دن اللہ کے دربار میں حاضری ہوگی اور ایک ایک چیز کا حساب ہوگا۔ قبضہ گروپ باقاعدہ مافیا کی شکل اختیار کرچکا ہے۔ زمینوں' جائیدادوں پر قبضے اس قدر زیادہ ہورہے ہیں کہ ایک پلاٹ کئی کئی مرتبہ فروخت ہوجاتا ہے۔ جعلسازی اس قدر عام ہے کہ جعلی رجسٹریاں اور انتقال کروا کر جائیداد کو فروخت کردیا جاتا ہے۔ اس وقت مخصوص گروہ سرگرم عمل ہیں جو ایسے پلاٹ تلاش کرتے ہیں جو متنازعہ ہوں یا ان کا مالک کسی وجہ سے پلاٹ پر آتا جاتا نہ ہو۔ ان پلاٹوں پر قبضہ کرنے والے یہ مت بھولیں کہ وہ قیامت کے روز سزا سے بچ جائیں گے۔ ناجائز قبضہ والی زمین پر مسجد' ہسپتال یا مدرسہ بھی نہیں بنایا جاسکتا۔ جو یہ کام کرے گا اسے قیامت کے دن ساتوں زمینوں کا ہار پہنایا جائے گا۔ لہٰذا کسی بھی چیز پر ناجائز قبضے سے گریز کیا جائے خواہ وہ عہدہ ہو یا جائیداد۔ ناجائز قابض ہمیشہ ناپسندیدہ ہوتا ہے۔

حرمین شریفین ہماری عقیدت ومحبت کے محور ہیں!

یمن مشرق وسطیٰ کا ایک قدیم تاریخی ملک ہے۔ اس کے شمال مشرق میں سعودی عرب اور اومان' جنوب میں بحیرہ عرب اور مغرب میں بحیرہ احمر واقع ہے۔ صنعاء اس کا دارالحکومت ہے۔

اس وقت یمن میں حوثی باغیوں نے ایران کی حمایت سے وہاں کی قانونی حکومت کے خلاف جو بغاوت برپا کر رکھی ہے' سعودی عرب نے اپنے ہمسایہ ملک کے شہریوں کی حفاظت اور قانونی حکومت کو بچانے کے لیے باغیوں کے خلاف جو عسکری کارروائی کی ہے وہ خوش آئند امر ہے۔ قطر' کویت' بحرین' متحدہ عرب امارات' اردن' عرب لیگ' برطانیہ' پاکستان' یونان اور امریکہ وغیرہ نے اس اقدام کی حمایت کی ہے۔ یہ آپریشن اس لیے بھی ضروری تھا کہ یمن کے ساتھ سعودی عرب کی طویل سرحد واقع ہے۔ اسے اپنی جغرافیائی سرحد کی حفاظت اور دفاع بھی پیش نظر ہے۔ پاکستان تو اسے بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ سمجھتا ہے۔ اس بنا پر حکومت' فوج' سول سوسائٹی اور ملک کی اہم سیاسی ودینی جماعتیں سعودی عرب کے موقف کی حامی ہیں اور اسے کسی موقع پر بھی تنہا نہیں چھوڑیں گی۔ سعودی حکمران' پاکستان کو اپنا دوسرا گھر سمجھتے ہیں' اس کے ساتھ ہمارے مضبوط برادرانہ اور دینی رشتے قائم ہیں۔ سعودی عرب نے ہمیشہ پاکستان کی سلامتی اور ترقی کے لیے تعاون کیا ہے۔ ایٹمی دھماکہ کے بعد جب پاکستان پر معاشی پابندیاں عائد ہوئیں تو اس نے 5.5 ارب ڈالر کا تیل مفت فراہم کیا۔ کسی بھی ارضی وسماوی آفت کے وقت متاثرین کی امداد اور بحالی کے لیے اپنے خزانوں کے منہ کھول دیئے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ سعودی عرب ہمارا محسن ملک ہے' اب اسے مشکل حالات کا سامنا ہے تو پورا ملک اس کی پشت پر ہے۔ حرمین شریفین کے تحفظ اور تقدس کے لیے جان دینا عین سعادت ہے کیونکہ وہ ہماری عقیدت ومحبت کے محور ہیں۔

امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے یمن کے مسئلہ پر سعودی عرب سے بڑا تفصیلی بیان دیا ہے اس کی اہمیت کے پیش نظر ہم اسے ادارتی کالموں میں شائع کر رہے ہیں۔ (ادارہ)

سعودی عرب کا آپریشن یمن کی قانونی حکومت کو بچانے کے لیے کیا گیا

یہ بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ ہے۔ امیر محترم پروفیسر سینیٹر ساجد میر

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر ریاض پہنچ گئے۔ یہاں پاکستانی کمیونٹی اور کارکنوں کی طرف سے دیئے گئے استقبالیہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ یمن کے لوگوں کی حفاظت اور ان کی قانونی حکومت بچانے کے لیے عالم اسلام کو مل کر کوشش کرنا ہو گی۔ پاکستان اور پاکستانی فوج سعودی عرب کو کبھی تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔ یہ بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ ہے۔ حوثی باغیوں کو ایران کی حمایت حاصل ہونا تشویش ناک امر ہے۔ فرقہ وارانہ بنیادوں پر مسلمانوں کو تقسیم کرنا عالم کفر کا ایجنڈا ہے۔ ہمیں اس ایجنڈے کو مل کر نا کام بنانا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان میں طالبان کی مخالفت کرنے والے سیاستدان یمن کے باغیوں کی کس بنیاد پر حمایت کر رہے ہیں۔ اگر امریکہ اور نیٹو افغانستان یہاں تک کہ پاکستان میں آکر شدت پسندوں کو پسپا کرتے ہیں تو ایک مسلمان ملک یمن کی حکومت کے خلاف حوثی باغیوں کو پسپا کرنا کونسا جرم ہے۔ سعودی عرب کا موقف حقیقت پر مبنی ہے کہ یہ آپریشن یمن کی قانونی حکومت کو بچانے کے لیے کیا گیا ہے۔ سعودی حکومت کی خواہش کے تناظر میں اب تک حکومت پاکستان نے درست فیصلے کیے ہیں۔ یہ درست ہے کہ پاکستان سعودی عرب کی سالمیت کو درپیش خطرات سے نمٹنے کے لیے بھرپور امداد کرے گا اور اسے کرنی بھی چاہیے لیکن

مدیر اعلیٰ
بشیر انصاری
ایم اے

مجلس ادارت
☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد
☆ پروفیسر مقبول احمد قاضی

اس شمارہ میں

درس قرآن وحدیث	1
اداریہ	2
احکام ومسائل	4
کرب اور بے چینیوں کا علاج.....(خطبہ حرم)	6
سعودی عرب کی حمایت کیوں؟	10
سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح	12
سعودی عرب .....یمن تنازعہ	14
جہد مسلسل' کامیابیاں اور	16
اخبار الجماعۃ	19

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام اور ترسیل زر مینجر کے نام کی جائے

پتہ
ہفت روزہ "اہل حدیث"
چوک اہل حدیث (المعروف بتی چوک)
106، راوی روڈ لاہور۔ 54000
فون: 042-37720257 فیکس: 042-37725525
email:weeklyahlehadith@yahoo.com

بدل اشتراک
سالانہ .....-/500 روپے
ششماہی .....-/300 روپے
بذریعہ وی پی .....-/535 روپے
بیرونی ممالک سے .....-/5500 روپے
فی پرچہ .....-/15 روپے

سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے لئے "لسٹر پرنٹ ان" شاہ خالد ٹاؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ لاہور سے چھپوا کر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

یمن کے معاملات سے ہمارا کوئی سروکار نہیں۔ یمن کی قانونی حکومت کے خلاف بغاوت اگرچہ ناقابل قبول اقدام ہے۔ یمن کی قانونی حکومت کے خلاف حوثی قبائل کی بغاوت قابل مذمت ہے' آج اگر اس قسم کے رویوں پر خاموشی کا اظہار کیا گیا یا اس کی حمایت کی گئی تو قانونی حکومتوں کو طاقت اور بغاوت کے ذریعے گرانے کا رجحان تقویت پکڑ لے گا۔ انہوں نے کہا کہ ایران کی طرف سے حوثی قبائل کی پشت پناہی تشویشناک ہے۔ ایران کو اپنے داخلی مسائل' اپنے عوام کی ترقی اور خوشحالی کے لیے غیر معمولی اقدامات کرنے ہیں' یہی ان کی سب سے بڑی ترجیح ہونی چاہیے۔ معاشی استحکام اور خوشحالی ہی ملکوں کو استحکام عطا کرتی ہے' انہیں دور دراز کسی بھی مملکت کے باغیوں کی بغاوت کی مہم جوئی سے گریز کرنا چاہیے۔ قانونی اور غیر قانونی جنگ کی آڑ میں کسی بھی تنازعے کو فرقوں اور عقیدوں کی جنگ بنانے کی روش انسانوں کے لیے تباہ کن ہے۔ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ خطے میں پیدا ہونے والی تازہ صورتحال کے تناظر میں سعودی حکام' وزارت دفاع اور سلامتی امور کے اداروں کے عہدیداروں سے بھی ملاقاتیں کریں گے اور پاکستانی عوام اور حکومت کا پیغام پہنچائیں گے۔

امیر محترم پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ کی سعودی عرب روانگی!

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینیٹر پروفیسر ساجد میر سعودی عرب کے دورے پر روانہ ہو گئے۔ وہ سعودی سالمیت کو درپیش خطرات کے تناظر میں سعودی حکام کو اپنے بھرپور تعاون کی یقین دہانی اور یکجہتی کا اظہار کریں گے۔۔ روانگی سے قبل میڈیا اور کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ میں پاکستانی عوام اور حکومت کا پیغام لے کر جارہا ہوں کہ ہم سعودی عرب کی سلامتی اور حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے ہر قسم کی قربانی دیں گے۔ سعودی عرب کے دفاع کے لیے حکومت پاکستان اور پاک فوج کے جذبات قابل قدر ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ دینی اور ملی غیرت کا تقاضا ہے کہ سعودی عرب کی علاقائی سالمیت کو درپیش خطرے پر پاکستان بھرپور ردعمل کا اظہار کرے۔ امیر محترم کی عدم موجودگی میں حضرت مولانا عبدالعزیز حنیف (اسلام آباد) قائم مقام امیر ہوں گے۔

پوری دنیا کے مسلمانوں کے دل سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ مولانا محمد نعیم بٹ

حرمین شریفین کا تحفظ فرض ہے' کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے' ان خیالات کا اظہار مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے قائم مقام ناظم اعلیٰ' علامہ محمد نعیم بٹ نے تنظیمی دورے کے دوران جلسوں' کانفرنسوں' سیمینار اور میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے کیا۔ علامہ محمد نعیم بٹ نے کہا کہ یمن کے مسئلے کو فرقہ واریت کا رنگ دے کر بیت اللہ اور روضہ رسول کے بارے میں ناپاک عزائم رکھنے والے دنیا وآخرت میں رسوا ہوں گے۔ انہوں نے مزید کہا کہ پوری دنیا کے مسلمانوں کے دل سعودی عرب کے ساتھ دھڑکتے ہیں اور حرمین شریفین کی حرمت وتقدس کے لیے کسی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ انہوں نے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے صوبائی' ضلعی وشہری جمعیتوں اور علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ ریلیوں' جلسوں اور خطبات میں سعودی عرب کے ساتھ اظہار یکجہتی کا اظہار کریں اور عوام کو سعودی عرب اور تنازعہ یمن کے بارے میں صحیح حالات سے آگاہ کریں۔

یمن حکومت اور سعودی عرب کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے "دفاع حرمین ریلی"

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کے زیر اہتمام یمن حکومت اور سعودی عرب کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے دفاع حرمین ریلی کا انعقاد کیا گیا۔ پنجاب کے امیر پروفیسر حافظ عبدالستار حامد اور مرکزی راہنما حافظ بابر فاروق رحیمی کی قیادت میں نکالی گئی۔ ریلی مرکز اہل حدیث راوی روڈ سے شروع ہوئی اور مینار پاکستان پر اختتام پذیر ہوئی۔ ریلی کے شرکاء نے سعودی عرب اور یمن حکومت کے حق میں بینرز اور جھنڈے اٹھا رکھے تھے۔ شرکاء نے سعودی عرب کے حق میں زبردست نعرے بازی کی۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد نے کہا کہ سعودی عرب کا دفاع حرمین شریفین کا دفاع ہے، سعودی عرب کا استحکام عالم اسلام کا استحکام ہے لہذا ہمارا مطالبہ ہے کہ پاک فوج سعودی عرب کے دفاع کے لیے فوری طور پر روانہ کی جائے۔ سعودی عرب پاکستان کا محسن ہے اور مشکل کی اس گھڑی میں ہمیں پوری قوت کے ساتھ انکا ساتھ دینا چاہیے۔ وزیر اعظم نواز شریف کی طرف سے سعودی عرب کے ساتھ تعاون کا جذبہ خوش آئند ہے۔ انہوں نے کہا کہ سعودی عرب کے ساتھ صرف پاک فوج ہی نہیں بلکہ 18 کروڑ عوام ان کے شانہ بشانہ کھڑی ہے۔ حافظ بابر فاروق رحیمی نے کہا کہ یمن کے لوگوں کی حفاظت اور ان کی قانونی حکومت بچانے کے لئے عالم اسلام کو مل کر کوشش کرنا ہو گی۔ پاکستان اور پاکستانی فوج سعودی عرب کو کبھی تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔ یہ بیت اللہ کے تحفظ کی جنگ ہے۔ حوثی باغیوں کو ایران کی حمایت حاصل ہونا تشویش ناک امر ہے۔ فرقہ وارانہ بنیادوں پر مسلمانوں کو تقسیم کرنا عالم کفر کا ایجنڈا ہے۔ ہمیں اس ایجنڈے کو ملکر ناکام بنانا ہوگا۔ حافظ حسن محمود کمیر پوری نے کہا کہ یمن کی قانونی حکومت کے خلاف حوثی قبائل کی بغاوت قابل مذمت ہے۔

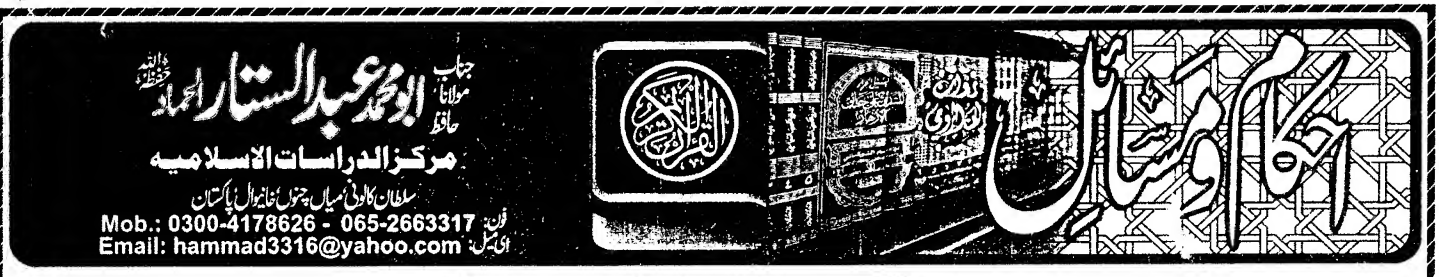
احکام و مسائل
جناب مولانا حافظ ابو محمد عبدالستار الحماد حفظہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ
سلطان کالونی میاں چنوں خانیوال پاکستان
فون: Mob.: 0300-4178626 - 065-2663317
ای میل: Email: hammad3316@yahoo.com

ایام میں میت کو غسل دینا

سوال وہ عورت جو ایام میں ہو، کیا وہ کسی مردہ عورت کو غسل دے سکتی ہے، کیونکہ وہ خود تو ناپاک ہے، کیا یہ حالت غسل دینے کے منافی ہوگی، قرآن و حدیث کی روشنی میں مسئلہ کی وضاحت کریں؟؟

جواب حائضہ عورت اس معنی میں ناپاک ہے کہ وہ نماز نہیں پڑھ سکتی اور نہ ہی روزے رکھ سکتی ہے۔ اس حالت میں اس کا مسجد میں جانا بھی منع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ بیت اللہ کا طواف بھی نہیں کر سکتی لیکن ذکر و اذکار اور تسبیح و تہلیل کرنے پر کوئی پابندی نہیں۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا جبکہ وہ ایام میں تھیں: ''تم وہ سارے کام کرو جو حاجی کرتے ہیں لیکن بیت اللہ کا طواف نہیں کرنا حتیٰ کہ پاک ہو جاؤ۔'' (بخاری، الحج: ۱۶۵۰)

صورت مسئولہ میں حائضہ عورت، کسی مردہ عورت کو غسل دے سکتی ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا: ''مجھے چٹائی پکڑا دو۔'' انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں تو ایام میں ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے چٹائی پکڑا دو، اس لئے کہ حیض تمہارے ہاتھ میں نہیں۔'' (صحیح مسلم، الحیض: ۲۹۸)

ایک دوسری حدیث میں ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنا سر مبارک مسجد میں کھڑے ہو کر باہر نکالتے جبکہ آپ حالت اعتکاف میں ہوتے، میں آپکا سر دھو دیا کرتی تھی، درآں حالیکہ میں حالت حیض میں ہوتی۔ (بخاری، الحیض: ۲۹۶) ایک تیسری حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مسلمان ناپاک نہیں ہوتا۔'' (مسلم الحیض: ۳۷۱)

ان تمام دلائل کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ حائضہ عورت، کسی بھی مسلمان مردہ عورت کو غسل دے سکتی ہے اور غسل دینے میں تعاون بھی کر سکتی ہے، واضح رہے کہ اس کی ممانعت کے متعلق کتاب و سنت سے کچھ بھی ثابت نہیں۔ محض ایک موہوم عقلی بات ہے کہ حیض آنے کی وجہ سے وہ ناپاک ہے، اس لئے وہ غسل نہیں دے سکتی اور نہ ہی غسل دینے میں کسی کا ہاتھ بٹا سکتی ہے۔ لیکن مذکورہ بالا شرعی دلائل کے مقابلہ میں اس عقل کے مفروضے کی کچھ بھی حیثیت نہ ہے۔ (واللہ اعلم)

لمبے لمبے ناخن رکھنا

سوال میں نے شوقیہ طور پر اپنے بائیں ہاتھ کے ناخن بڑھا رکھے ہیں، کیا ایسا کرنا گناہ ہے۔ ایسے لمبے ناخنوں کی موجودگی میں نماز ہو جاتی ہے یا نہیں؟ قرآن و حدیث کی روشنی میں وضاحت کریں؟؟

جواب ہمارا دین اسلام، دین فطرت ہے کیونکہ یہ انسان کے فطرتی تقاضوں کے عین مطابق ہے۔ مونچھیں کترانے، داڑھی بڑھانے، مسواک کرنے، وضو کرتے وقت ناک میں پانی چڑھانے، کلی کرنے، ختنے کرانے، ناخن تراشنے، زیر ناف بال مونڈنے، بغلوں کی صفائی کرنے، استنجاء کرنے اور بدن کی مختلف ہڈیوں کے جوڑ دھونے کو اسلام نے امور فطرت میں شمار کیا ہے۔ گویا ان کی صفائی کا اہتمام انسانی طبع کا تقاضا ہے اور ان میں سستی کا مظاہرہ گندگی پھیلانے کا باعث ہے۔ ان امور فطرت مین ناخن کاٹنا بھی شامل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ناخن نجاست اور میل کچیل کو جمع رکھنے کا ذریعہ بن سکتے ہیں، اس لئے انہیں تراشنے اور صاف رکھنے کا حکم ہے۔ ناخن بڑھے ہوئے ہوں تو دیکھنے میں بھی برے لگتے ہیں۔ لمبے ناخن رکھنا، انسانی فطرت سے بغاوت اور انبیاء علیہم السلام کی سنت سے روگردانی کرنا ہے۔ یہ ایسے ہی ہے جیسے کوئی انسان غیر ضروری بالوں کی صفائی کرنا چھوڑ دے، ہاتھ منہ بھی نہ دھوئے۔ ناخن بڑھانا انسانی شیوہ نہیں بلکہ حیوانی خصلت ہے، اس لئے شریعت نے اس کی اجازت نہیں دی۔ رسول اللہ ﷺ کا حکم گرامی ہے:

''پانچ چیزیں فطری ہیں: مونچھوں کا کاٹنا، بغلوں کے بال اکھیڑنا، ناخن تراشنا، زیر ناف بال صاف کرنا اور ختنہ کرنا۔'' (نسائی، الطہارۃ: ۱۰)

اللہ تعالیٰ نے انسان کو بہترین شکل وصورت میں پیدا کیا ہے، حیوانات کے ساتھ اس کی مشابہت اللہ تعالیٰ کو انتہائی ناپسند ہے۔ اس کے علاوہ زیادہ بڑے ناخن کسی کو یا اپنے آپ کو زخمی کر سکتے ہیں۔ اس لئے فطرتِ سلیمہ کا تقاضا ہے کہ انہیں بڑھایا نہ جائے بلکہ زائد ناخن تراش دیئے جائیں۔ شریعت نے ان فطری امور کیلئے زیادہ سے زیادہ چالیس دن مقرر فرمائے ہیں۔ چنانچہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان فطری امور کی صفائی کیلئے یہ مدت مقرر کی ہے کہ ہم چالیس دن سے زیادہ نہ گزرنے دیں۔ (مسلم، الطہارۃ: ۲۵۸)

بدذوقی کی انتہا یہ ہے کہ آج کل بازار سے مصنوعی ناخن لے کر ان پیدائشی ناخنوں کے ساتھ لگا دیئے جاتے ہیں تا کہ دیکھنے میں زیادہ لمبے نظر آئیں۔ بہرحال شریعت نے انہیں کاٹنے کا حکم دیا ہے، اگر صفائی کا خیال رکھا جائے تو لمبے ناخنوں کی موجودگی میں نماز تو ہو جائے گی لیکن ناخن بڑھانے کا گناہ اپنی جگہ پر قائم رہے گا جو ایک مسلمان کے شایان شان نہیں۔

کیرم بورڈ اور لڈو کھیلنا

سوال ہمارے معاشرہ میں جب کسی کے پاس وقت فارغ ہوتا ہے تو وہ لڈو اور کیرم بورڈ کھیلنے میں اپنا وقت گزارتا ہے، کیا دین اسلام میں اس قسم کے کھیل کھیلے جا سکتے ہیں؟

جواب کھیل کا اصل مقصد ذہنی آرام اور جسمانی ورزش ہوتا ہے، جس کھیل میں یہ مقصد پورا نہ ہوتا ہو اسے کھیلنے کی اجازت نہیں۔ احادیث میں اس قسم کے کھیلوں کو انتہائی نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ چنانچہ حضرت برید رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے نرد شیر کھیلا، اس نے گویا اپنا ہاتھ خنزیر کے گوشت اور خون سے آلودہ کیا۔'' (صحیح مسلم، الشعر: ۲۲۶۰)

عربی زبان میں نرد کا معنی "لعبة الطاولة" کیا گیا ہے، وہ کھیل جو لکڑی کے تختے پر کھیلا جائے۔ اس میں کیرم بورڈ، سنوکر، شطرنج اور لڈو وغیرہ تمام فضول کھیل آ جاتے ہیں۔ ایک بندۂ مومن کی شان کے خلاف ہے کہ وہ ایسے فضول کھیلوں سے خود کو آلودہ کرے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنے بندوں کا ایک وصف بایں الفاظ بیان کیا ہے: ''رحمن کے بندے جب کسی لغو اور بے فائدہ چیز کے پاس سے گزرتے ہیں تو باعزت طور پر گزر جاتے ہیں۔'' (الفرقان: ۷۲)

اس کا مطلب یہ ہے کہ بندۂ مومن لغو اور فضول کھیلوں کو عمل میں لانا تو درکنار بلکہ وہ ایسے کھیلوں کی طرف دیکھنے کا بھی روادار نہیں اور وہاں سے شرافت کے ساتھ گزر جاتا ہے۔

ایک دوسری حدیث میں اس قسم کے کھیل کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: ''جس نے چوسر کھیلا، اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی۔'' (ابوداؤد، الادب: ۴۹۳۸)

ہمارے رجحان کے مطابق شرعی طور پر ایسے تمام کھیل ناجائز ہیں جو وقت اور سرمائے کے ضیاع کا باعث ہوں۔ اگر جائز کھیلوں میں بھی وقت ضائع ہوتا ہو تو وہ بھی ناجائز قرار پائیں گے۔ بہرحال جس شریعت میں ''چوسر'' کھیلنے کی اجازت نہیں، اس میں کرکٹ جیسے کھیل کی اجازت کس طرح ہو سکتی ہے جس میں بڑی بے دردی سے بے شمار لوگوں کا وقت ضائع ہوتا ہے؟ اس کھیل میں نماز، روزے کی کوئی پروا نہیں ہوتی۔ نیز یہ کھیل جوئے جیسی بدترین لعنت کا سبب اور ذریعہ بن چکا ہے۔ لہٰذا اس قسم کے فضول کھیل، مسلمان کی شان کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے کھیلوں سے دور رکھے جس کا کوئی دینی، دنیوی، ذہنی یا جسمانی فائدہ نہ ہو۔ (واللہ اعلم)

کبوتر بازی اور تیتر بازی

سوال میرے ایک دوست نے ہزاروں روپے کے سیاہ تیتر خرید کر رکھے ہیں، اس کا مقابلہ زیادہ بولنے کے لحاظ سے ہوتا ہے، اسے شراب پلا کر مقابلے میں رکھا جاتا ہے، جو تیتر زیادہ دیر تک بولتا رہے وہ جیت جاتا ہے، بعض اوقات اس میں شرط بھی لگائی جاتی ہے، اس کی شرعی حیثیت کیا ہے؟

جواب پرندوں کو کسی جائز مقصد کیلئے پالنا جائز ہے بشرطیکہ اس کے کھانے پینے اور دیگر حقوق کا خیال رکھا جائے۔ جیسا کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ کے چھوٹے بھائی ابوعمیر نے ایک سرخ چڑیا گھر میں رکھی ہوئی تھی وہ اس سے کھیلا کرتے تھے، وہ مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بطور مزاح اسے کہا کرتے تھے: ''اے ابوعمیر! نغیر کو کیا ہو گیا؟؟'' (بخاری الادب: ۶۲۰۳)

اگر اس طرح چڑیا یا پرندہ گھر میں رکھنا منع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کر دیتے۔ اگر پرندے وقت کے ضیاع کا باعث ہوں تو انہیں پالنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

صورت مسئولہ میں تیتر کے متعلق وضاحت کی گئی ہے کہ اسے شراب پلا کر مقابلے میں لایا جاتا ہے اور جو زیادہ دیر تک بولتا رہے وہ مقابلہ جیت جاتا ہے، اس کے ناجائز ہونے میں کیا شبہ ہے؟ چنانچہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو کبوتر کا پیچھا کرتے دیکھا تو فرمایا: ''ایک شیطان، دوسرے شیطان کا پیچھا کر رہا ہے۔'' (ابن ماجہ، الادب: ۳۷۶۵)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کبوتر بازی، بٹیر بازی، تیتر بازی اور مرغ لڑانا وغیرہ سب فضول اور ناجائز مشاغل ہیں۔ اگر ان کے مقابلوں میں شرط لگائی جائے، جس میں ہارنے والا، جیتنے والے کو کوئی چیز یا نقد رقم ادا کرے تو یہ جوا ہے جسے قرآن کریم نے حرام، نجس اور شیطانی عمل قرار دیا ہے۔ بہرحال ہر وہ مشغلہ جس کو جائز حد سے زیادہ اہمیت دی جائے اور اس سے وقت یا رقم ضائع کی جائے، وہ ممنوع اور ناجائز ہے۔ مذکورہ حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبوتر بازی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا ہے اور اسے شیطانی کام سے تعبیر کیا ہے۔ کبوتر کو شیطان اس لئے کہا گیا ہے کہ اس کے مفاسد کی وجہ سے شیطان خوش ہوتا ہے۔ کبوتر بازی کی طرح، بٹیر بازی، تیتر بازی، پتنگ بازی بھی فضول اور خطرناک مشغلہ ہے۔ ایک مسلمان کو ایسے کاموں سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ایسے کاموں کے حرام ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لوگ ایسے کاموں میں مشغول ہو کر وقت ضائع کرتے ہیں حتیٰ کہ نماز کی بھی پروا نہیں کرتے۔ اگر کبوتروں، تیتروں اور بٹیروں کو تجارت یا گھر کی زینت کیلئے رکھا جائے تو جائز ہے بشرطیکہ ان کے دانے، کھانے، پینے کا خیال رکھا جائے۔ مقابلہ بازی کیلئے رکھنا شرعی طور پر جائز نہیں۔ (واللہ اعلم)

کرب اور بے چینیوں کا علاج

امام مسجد الحرام
فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر صالح بن حمید حفظہ اللہ

مترجم —— جناب حافظ محمد سرور —— نظرثانی —— جناب حافظ عبدالحمید ازہر حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد:

لوگو! اللہ سے ڈرو، اس کا ڈر ہی بہترین محافظ ہے اور اسی میں مقابلہ اور دوڑ ہونی چاہیے۔ یاد رکھو! ہر شے کی مدت مقرر ہے ہر غائب چیز کو پلٹنا ہے اور ہر عمل کی جزاء اور ثواب ہے، تم اپنے پروردگار کی طرف رواں دواں ہو اور اگلے لوگوں کی راہ پر چلتے جارہے ہو اور جلد ہی اس ذات پر پیش کیے جانے والے ہو جس سے کچھ بھی چھپا ہوا نہیں۔

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ﴾ (الأنبیآء)

''لوگوں کے لیے ان کا حساب بہت قریب آ گیا اور وہ بڑی غفلت میں منہ موڑنے والے ہیں۔''

اے اہلِ اسلام! اللہ تعالیٰ نے سب لوگوں کو ایک جان سے پیدا کیا ہے۔

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ﴾ (النسآء)

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا۔''

ایک جان اللہ کی حکمت اور قدرت کے تحت کئی ایک اوصاف حاصل کرتی ہے، بہت سی عادتیں اپناتی ہے اور بہت سی کیفیتوں میں زندگی گزارتی ہے جو ہمیشہ شہوات وشبہات اور محبوبات ومکروہات سے متاثر ہوتی رہتی ہیں۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝﴾ (الشمس)

''اور نفسِ انسانی کی اور اس ذات کی قسم! جس نے اُسے ہموار کیا' پھر اُس کی بدی اور اُس کی پرہیزگاری اس پر الہام کردی، یقیناً فلاح پا گیا وہ جس نے نفس کا تزکیہ کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اُس کو دبا دیا۔''

اور فرمایا:

﴿اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَيْنَيْنِ ۝ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ ۝﴾ (البلد)

''کیا ہم نے اُسے دو آنکھیں اور ایک زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے؟ اور دونوں نمایاں راستے اُسے (نہیں) دکھا دیے؟۔''

اے بندگانِ الٰہی! قرآن کریم نے اس انسانی جان کو بے پناہ اہمیت دی ہے کیونکہ انسان ہی پابندی کا ہدف ہے اور ہدایت، رہنمائی اور اصلاح اسی کی مقصود ہے۔ جس آدمی کا سینہ اللہ اسلام کے لیے کھول دے اور اس کے دل کو ایمان سے آباد کردے تو اس کا نفس اطمینان پا جاتا ہے۔ اس کا سینہ باغ و بہار ہو جاتا ہے، اس پر سکینت اترتی ہے اور اس کا دل رضا سے معمور ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ﴾ (الفتح: 4)

''وہی ہے جس نے مومنوں کے دلوں میں سکینت نازل فرمائی تاکہ اپنے ایمان کے ساتھ وہ ایک ایمان اور بڑھا لیں۔''

اور فرمایا:

﴿فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾ (البقرۃ)

''جو لوگ میری اس ہدایت کی پیروی کریں گے۔ ان کے لیے کسی خوف اور رنج کا موقع نہ ہوگا۔''

اور حدیث میں آتا ہے:

''ایمان ظلم کے راستے کی رکاوٹ ہے، اس لیے مومن ظلم نہیں کرسکتا۔''

اللہ اکبر! اللہ کے بندو! کتنے ہی مسلمانوں کی مثالیں موجود ہیں جن پر غم ٹوٹ پڑتے ہیں، وہ وضو اور صفائی ستھرائی کے بعد گھر کے کسی کونے میں بیٹھ جاتے ہیں یا مسجد جاتے ہیں اور حسب توفیق قرآن کی تلاوت کرتے ہیں یا جتنی مقدر میں ہو، نماز پڑھتے ہیں تو اس عمل سے ان کے دکھ یوں چھٹ جاتے ہیں جیسے زنجیروں کی جکڑ بندی سے آزادی مل گئی ہو۔

کتنے ہی مسلمان ہیں جو سوتے وقت دائیں پہلو پر لیٹتے ہیں اور کچھ آیات یا وظائف پڑھ لیتے ہیں تو چین کی نیند سوتے ہیں اور اللہ کی حفاظت میں آجاتے ہیں۔

کتنے ہی مسلمان ہیں جنھیں کرب اور بے چینی آگھیرتی ہے، وہ کتابِ پروردگار کی کچھ آیات میں اپنا چین ڈھونڈتے ہیں جو انہیں مل جاتا ہے چنانچہ کیا ہی عمدہ ساتھ ہے اور کس قدر اعلیٰ ساتھی؟!

کتنے ہی مسلمان ہیں جنھیں کرب اور بے چینی آگھیرتی ہے، وہ کتاب پروردگار کی کچھ آیات میں اپنا چین ڈھونڈتے ہیں جو انہیں مل جاتا ہے چنانچہ کیا ہی عمدہ ساتھ ہے اور کس قدر اعلیٰ ساتھی؟! کتنے ہی مسلمان ہیں جنھیں تنگدستی اور بھوک آلیتی ہے لیکن انہیں اللہ کی کتاب میں اپنی تونگری اور سیری کا سامان مل جاتا ہے۔

کتنے ہی دولت مند ہیں جنھیں دولت مندی سرکشی کی راہ پر ڈالنے ہی لگتی ہے کہ ان کا مالک انہیں اپنی کتاب کی کچھ آیتوں کے سبب بچا لیتا ہے، چنانچہ ان کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جاتا ہے، وہ نعمتیں یاد کرتے ہیں اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے، اسے حاصل کرنے کی تگ ودو کرتے ہیں۔

نیک سیرت، پاکباز، نیکوکار اور مسجدوں کی طرف

کثرت سے جانے والے ہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کے ذکر کے ذریعے شادمان رہتے ہیں، زندگی کی مصیبتوں اور نشیب و فراز کو جھیلنے کی سب سے زیادہ قدرت و طاقت انہی میں ہوتی ہے، اتار چڑھاؤ ان کے سکون کو گدلا نہیں سکتے اور کٹھنائیاں ان کا چین چھین نہیں سکتیں۔

اے اہل اسلام! ایمان اور نیکی سے بہرہ مند لوگوں کی یہی کیفیت ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف لاکھوں ایسے لوگ ہیں جو سکون اور نیند کی دواؤں کے پیچھے ہانپتے رہتے ہیں، اسپتالوں اور دواخانوں کے چکر لگاتے ہیں اور مضامین، کتابوں اور تحریروں میں چین کا نسخہ کھوجتے رہتے ہیں، کرب کا ان پر تسلط ہے، دل سکون سے خالی ہیں، موت سے گھبرائے ہوئے، ناکامی سے خوفزدہ، افلاس سے ہراساں اور بیماری سے ہیبت زدہ اور یہی حال دوسری تمام تقدیروں میں ہوتا ہے جو ساری مخلوق پر جاری وساری رہتی ہیں۔

یاد رکھیے کہ کرب دراصل انسان کے اندر سے پھوٹنے والی بے چینی اور بے قراری ہے جس میں انسان تب مبتلا ہوتا ہے جب حال یا مستقبل کے متعلق کسی خوف یا خطرے کا شکار ہو۔

بے قرار انسان اندھیروں بھری زندگی گزارتا ہے، آس پاس کے لوگوں اور ماحول کے متعلق بدگمان رہتا ہے، اس پر بے چینی، بدشگونی، عدم اعتماد، اضطراب اور کڑھن کے احساسات مسلط رہتے ہیں اور وہ دوسرے لوگوں کو حاسد، بدطینت اور دشمن سمجھتا رہتا ہے بلکہ کہا جاتا ہے کہ مجرم کے اندر دراصل ایک کرب ہوتا ہے جو اسے جرم پر ابھارتا ہے یا تو موت کے خوف سے وہ ایسا کرتا ہے یا بھوک کے خوف سے یا تنگدستی کے خوف سے یا بیماری کے خوف سے یا ناکامی کے خوف سے یا اس نوعیت کے دیگر محرکات اور خوف جن سے زندگی بھری پڑی ہے۔

ایسے مضطرب اور بے چین انسان پر دنیا غالب آجاتی ہے، پھر یہی اس کی سب سے بڑی پریشانی بن جاتی ہے، اس کا دکھ بڑھ جاتا ہے اور نیند اڑ جاتی ہے نبی کریم ﷺ کا فرمان ہے: ''جس کی پریشانی دنیا بن جاتی ہے، اللہ تنگدستی کو اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیتا ہے اور پھر دنیا تو اسے اتنی ہی ملتی ہے جتنی لکھی ہوتی ہے۔''

اے بندگانِ الٰہی! خوشحالی اور اطمینان اللہ کی عظیم نعمتیں ہیں، ان کی قیمت وہی جانتا ہے جو ان سے محروم ہو، جس آدمی کی نیند جاتی رہے یا پریشانی اس پر مسلط ہوجائے تو اسے ان نعمتوں کی پہچان ہوجاتی ہے۔ اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ مِنْ اٰيٰتِهٖ مَنَامُكُمْ بِالَّيْلِ وَ النَّهَارِ وَ ابْتِغَآؤُكُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ﴾ (الروم: 23)

''اور اس کی نشانیوں میں سے تمہارا رات اور دن کو سونا اور تمہارا اس کے فضل کو تلاش کرنا ہے۔''

جو آدمی اطمینان کھو بیٹھے، اس کے سامنے دکھوں کا اندھیر چھا جاتا ہے اور اس کے سینے میں پریشانیوں کا تسلط ہوجاتا ہے پھر اس کی نیند اڑ جاتی ہے، سکون برباد ہوجاتا ہے اور دنیا اس کی نگاہوں میں اندھیر ہوجاتی ہے۔

اے اہل اسلام! اس دور کے لوگ بے چارے ہیں جو نفس انسان کا تجزیہ کرتے ہیں۔ ایک ایسے نفس کا جس کا ناتا اپنے خالق و مالک سے یا اپنے دستگیر اور کارساز سے ٹوٹ چکا ہوتا ہے تو تجزیہ کرتے وقت یہ لوگ ماحول، خاندان اور معیشت کے اثرات پر تو بات کرتے ہیں لیکن ہدایت اور گمراہی، کفر اور ایمان اور بندگی و فرمانبرداری پر کوئی بات نہیں کرتے۔

اے بندگانِ الٰہی! خوشحالی اور اطمینان اللہ کی عظیم نعمتیں ہیں، ان کی قیمت وہی جانتا ہے جو ان سے محروم ہو، جس آدمی کی نیند جاتی رہے یا پریشانی اس پر مسلط ہوجائے تو اسے ان نعمتوں کی پہچان ہوجاتی ہے۔

یوں ان کے معیارات ہی منقلب ہو چکے ہیں، ان کے پیمانے ہی بدل گئے ہیں، خوبیاں اٹھ گئیں، اعلیٰ اقدار کا وجود ختم ہوگیا اور اخلاقیات مٹ گئیں یوں ان کے تجزیے، جائزے اور تحقیقیں انہیں اس گمراہی اور انحراف سے نہ بچا سکیں کہ یہ خواہشوں پر قابو پانے کو گھٹن کا نام دینے لگے اور احساس گناہ کو پیچیدگی سے تعبیر کرنے لگے بلکہ ان کے خیال میں اگر کسی عورت کا کوئی آشنا نہ ہو جس کے ساتھ وہ ناجائز تعلقات بنائے تو ان لوگوں کے خیال میں وہ نفسیاتی مریضہ ہے۔ اللہ کی پناہ کہ فطرتیں اس قدر ٹیڑھی ہوجائیں۔

انسان اور نفس انسانی کے متعلق اس تہذیب کے اصول ونظریات میں یہ جو مہلک بگاڑ در آیا ہے، اس پر انہی مفکرین میں سے کچھ دانشمندوں نے انصاف سے کام لیتے ہوئے تنقید کی ہے۔ چنانچہ ایک کے الفاظ ہیں کہ ''ہمارے اور اللہ کے درمیان ایک نہ ٹوٹنے والا تعلق ہے، اگر ہم اللہ کے حضور جھک جائیں گے تو ہماری خواہشات اور مرادیں بر آئیں گی اور وہ ہمیں سکھ اور چین سے نواز دے گا۔'' ایک اور کا کہنا ہے ''بے چینی کا سب سے بڑا علاج ایمان ہے۔''

اسی طرح انہوں نے لکھا ہے:

''ایمان اور نیک مزاجی دو ایسے عناصر ہیں جو اضطراب اور پریشانی سے نجات پانے اور بحکم خدا نفسیاتی امراض سے چھٹکارا حاصل کرنے کے ضامن ہیں۔''

اسی طرح کہتے ہیں:

''نماز دلوں میں اطمینان اور اعصاب میں سکون پیدا کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔''

ہاں اے اللہ کے بندو! نفس کی پاسبانی اور معاشرے کی حفاظت کا اس سے بڑا کارگر اور موثر ترین وسیلہ کوئی نہیں کہ آدمی اللہ پر ایمان رکھے اور اس کی راہ پر چلے، ایمان امن پھیلاتا ہے اور امید ابھارتا ہے، امید سکون کا ذریعہ بنتی ہے اور سکون سعادت کی بنیاد ثابت ہوتا ہے، اس لیے سکون کے بغیر سعادت نہیں اور ایمان کے بغیر سکون نہیں، ایمان ہی غذا ہے، یہی دوا ہے اور یہی ضیاء ہے۔

صاحب ایمان آدمی راسخ العقیدہ، بہترین بندگی کرنے والا، متوکل اور گوشہ نشین ہوتا ہے، وہ بے پناہ خشوع و خضوع اپنانے والا، ہمیشہ ذکر کرنے والا، باقاعدگی کے ساتھ نیک اعمال کرنے والا، پختہ فکر، وسیع الظرف، اور بے پایاں امید اور نیک شگون رکھنے والا ہوتا ہے، وہ اپنے ماضی پر کڑھتا اور روتا نہیں ہے، حال پر بے چین نہیں ہوتا اور مستقبل کا انتظار دہشت اور خوف کے ساتھ نہیں کرتا۔

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔

''اپنی خوشی کو بے چینی سے اور اپنی عقل کو بدشگونی سے برباد نہ کرو، اگر تم اپنے آپ پر نگاہ ڈالو گے تو

تمہیں پتا چلے گا کہ اللہ نے بہت ساری چیزیں تمہیں بن مانگے ہی عطا کر رکھی ہیں، اس لیے یقین رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ تمھاری پسند کی کوئی چیز تم سے روکے گا تو اس کے روکنے ہی میں کوئی خیر ہوگی جس کا تمہیں علم نہیں ہوگا۔''

اے احباب گرامی! مؤمن اللہ کی تقدیروں اور فیصلوں پر ایمان رکھنے والا ہوتا ہے، اسے پتا ہوتا ہے کہ جو اللہ چاہے گا، ہوگا اور جو نہیں چاہے گا، نہیں ہوگا۔

﴿مَآ اَصَابَ مِنْ مُّصِيْبَةٍ فِي الْاَرْضِ وَ لَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ نَّبْرَاَهَا ۭ اِنَّ ذٰلِكَ عَلَي اللّٰهِ يَسِيْرٌ ۝ لِّكَيْلَا تَاْسَوْا عَلٰي مَا فَاتَكُمْ وَ لَا تَفْرَحُوْا بِمَآ اٰتٰىكُمْ ۭ وَ اللّٰهُ لَا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرِۨ ۝﴾ (الحدید)

''کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب میں لکھ نہ رکھا ہو۔ ایسا کرنا اللہ کے لیے بہت آسان کام ہے۔ (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہو اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاؤ۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں۔''

اللہ ہی بے پناہ رزق عطا کرنے والا ہے، اللہ کا رزق کوئی حریص اپنی حرص سے لے نہیں سکتا اور کوئی ناپسند کرنے والا اپنی ناپسندیدگی سے لوٹا نہیں سکتا۔ مسلمان توکل بھی کرتا ہے اور اسباب بھی اپناتا ہے۔ اللہ کا فرمان ہے۔

﴿وَ فِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَ مَا تُوْعَدُوْنَ ۝ فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَ الْاَرْضِ اِنَّهٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّكُمْ تَنْطِقُوْنَ ۝﴾ (الذّٰریٰت)

''آسمان ہی میں ہے تمہارا رزق بھی اور وہ چیز بھی جس کا تم سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ پس قسم ہے آسمان اور زمین کے مالک کی، یہ بات حق ہے، ایسی ہی یقینی جیسے تم بول رہے ہو۔''

اس لیے ''اللہ سے ڈرو اور حصول کا عمدہ طریقہ اپناؤ کیونکہ کوئی بھی جان اپنا رزق اور اپنی مدت پوری کیے بغیر مرنے کی نہیں۔'' (ابن ماجہ)

مومن اس حال میں جیتا ہے کہ اللہ کا ذکر اس کا اوڑھنا تو اللہ پر توکل اس کا بچھونا ہوتا ہے، لذت گیروں کو جتنی لذت اللہ کی یاد میں ملتی ہے، اور کسی شے میں نہیں ملتی۔ تعجب ہے اس آدمی پر جو غم میں مبتلا ہو اور پھر بھی اسے یہ کلمات بھولے رہیں۔

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ (الأنبیآء)

حضرت جعفر صادق رحمہ اللہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا ''مجھے تعجب آتا ہے اس آدمی پر جو مغموم ہو اور اللہ کے اس فرمان کی جانب نہ لپکے۔ ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ یعنی مچھلی والے حضرت یونس علیہ السلام کی دعا کی جانب کیونکہ میں نے اللہ کو

مومن اس حال میں جیتا ہے کہ اللہ کا ذکر اس کا اوڑھنا تو اللہ پر توکل اس کا بچھونا ہوتا ہے، لذت گیروں کو جتنی لذت اللہ کی یاد میں ملتی ہے، اور کسی شے میں نہیں ملتی۔

اس کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ

﴿فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ ۡ وَ نَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ ۭ وَ كَذٰلِكَ نُـْۨجِي الْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (الأنبیآء)

''تب ہم نے اس کی دُعا قبول کی اور غم سے اس کو نجات بخشی، اور اسی طرح ہم مومنوں کو بچا لیا کرتے ہیں۔''

مجھے اس شخص پر بھی تعجب آتا ہے جو مبتلائے غم ہو اور اللہ کے اس فرمان کی جانب نہ لپکے۔ ﴿حَسْبُنَا اللّٰهُ وَ نِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝﴾

کیونکہ اس کے بعد میں نے اللہ کو یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ

﴿فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَ فَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ﴾ (اٰل عمران: 174)

''آخر کار وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت اور فضل کے ساتھ پلٹ آئے، ان کو کسی قسم کا ضرر بھی نہ پہنچا۔''

اسی طرح مجھے اس آدمی پر بھی تعجب ہے جو سازشوں میں گھرا ہوا ہو اور پھر بھی یہ کلمات نہ دہرائے:

﴿وَ اُفَوِّضُ اَمْرِيْٓ اِلَى اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَصِيْرٌۢ بِالْعِبَادِ ۝﴾ (غافر)

کیونکہ میں نے اللہ کو اس کے بعد یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ:

﴿فَوَقٰىهُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِ مَا مَكَرُوْا﴾ (غافر: 45)

''اللہ نے اُن سب سے اُس کو بچا لیا۔''

ہمارے نبی محمد ﷺ کی یہ حدیث اسی بات کی تصدیق وتوضیح کرتی ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا:

''مچھلی والے یونس علیہ السلام نے مچھلی کے پیٹ میں اپنے پروردگار کو جن الفاظ سے پکارا تھا، ﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ۖ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝﴾ ان الفاظ کے ساتھ کوئی بھی مسلمان دعا کرے تو اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔'' (اس حدیث کو امام احمد رحمہ اللہ نے مسند میں اور امام ترمذی رحمہ اللہ نے اپنی جامع میں بیان فرمایا ہے)

اے بندگانِ الٰہی! قابل غور بات یہ ہے کہ پریشانیوں کی تمام دعائیں توحید کے ساتھ جڑی ہوئی ہیں۔ نبی کریم ﷺ یہ دعا کیا کرتے تھے کہ

''اے اللہ! میں تیری ہی رحمت کا امید وار ہوں اس لیے مجھے ایک لمحہ بھر کے لیے بھی میرے سپرد نہ کر، میری ساری حالت سدھار دے، تیرے سوا کوئی بھی الٰہ نہیں ہے۔'' (ابوداود)

اسی طرح آپ ﷺ نے حضرت اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو تو پریشانی میں پڑھا کرے:

اَللّٰهُ، اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا

یعنی ''اللہ، اللہ میرا پروردگار ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتی۔'' (ابوداود)

اے اہل اسلام! اللہ کے حضور التجاء کرنا، اس پر توکل کرنا اور اس کے ساتھ اچھا گمان رکھنا غموں کا سب سے مؤثر علاج ہے، پریشانیوں کی سب سے کارگر دوا ہے اور کرب ختم کرنے کا اعلیٰ ترین راستہ ہے اللہ کا فرمان ہے۔

﴿وَ مَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ ۭ اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ۭ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَيْءٍ قَدْرًا ۝﴾ (الطلاق)

''جو اللہ پر بھروسہ کرے اُس کیلیے وہ کافی ہے۔

اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کے لیے ایک تقدیر مقرر کر رکھی ہے۔''

اور فرمایا:

﴿وَ لِلّٰهِ غَيْبُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اِلَيْهِ يُرْجَعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ فَاعْبُدْهُ وَ تَوَكَّلْ عَلَيْهِ ؕ وَ مَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ۝﴾ (ھود)

''آسمانوں اور زمین میں جو کچھ چھپا ہوا ہے سب اللہ کے قبضہ وقدرت میں ہے اور سارا معاملہ اسی کی طرف رُجوع کیا جاتا ہے۔ پس اے نبی، تو اُسی کی بندگی کر اور اُسی پر بھروسا رکھ، جو کچھ تم لوگ کر رہے ہو تیرا ربّ اس سے بے خبر نہیں ہے۔''

اسی طرح اللہ کے ساتھ تعلق اور اس کے حضور دعا کرنا بھی بے چینی دور کرنے کا عمدہ ترین ذریعہ ہے۔ کیوں نہ ہو کہ جب خود نبی کریم ﷺ جب کسی پریشانی میں مبتلا ہوتے تو یہ الفاظ دہراتے۔

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ

''اے ہمیشہ زندہ رہنے والے! اے ہمیشہ قائم رہنے والے! میں صرف تیری ہی رحمت کی فریاد مانگتا ہوں۔'' (ترمذی)

صحیح حدیث میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''کسی بھی مسلمان کو دکھ، پریشانی یا تکلیف پہنچے اور وہ یہ الفاظ کہے تو اللہ اس کی پریشانی ضرور ٹال دے گا کہ

''اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا ہوں، تیری بندی کا بیٹا ہوں، میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے، میرے اوپر تیرا حکم چلتا ہے اور میرے متعلق تیرا فیصلہ مبنی برعدل ہوتا ہے۔ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ! تیرے ہر اس نام کے ساتھ جو صرف تیرا ہی ہے۔ تو نے اپنا وہ نام خود اختیار کیا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو سکھایا یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا یا اپنے علم غیب میں محفوظ رکھا کہ اے اللہ! قرآن کو میرے دل کی بہار، میرے سینے کا نور، میرے غم کی نجات اور میری پریشانی اور دکھ کا مداوا بنا دے۔'' (مسند احمد)

اے بندگانِ الٰہی! المختصر یہ کہ ساری پریشانیوں کا علاج اللہ کی کتاب میں موجود ہے، یہ سینوں کی بیماریوں کی شفا ہے اور ہر طرح کے ظاہری و باطنی اور بدنی و نفسیاتی امراض کی بھی دوا ہے۔

اللہ کا فرمان ہے:

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الإسراء: 82)

''ہم اِس قرآن کے سلسلہ تنزیل میں وہ کچھ نازل کر رہے ہیں جو ماننے والوں کے لیے شفا اور رحمت ہے۔''

اور فرمایا:

﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ ۙ وَ هُدًى وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ۝﴾ (یونس)

''لوگو، تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے نصیحت آ گئی ہے۔ یہ وہ چیز ہے جو دلوں کے امراض کی شفا ہے اور جو اسے قبول کر لیں ان کے لیے رہنمائی اور رحمت ہے۔''

اس کی تلاوت ہی سے دل اس طرح چین پاتے ہیں کہ کوئی دکھ نہیں رہتا۔ اس کو مضبوطی کے ساتھ تھامنے ہی سے یوں سکون ملتا ہے کہ پریشانی کا نام بھی نہیں رہتا اور اس پر غور وخوض کرنے ہی سے اس طرح اطمینان میسر آتا ہے کہ وسوسہ نام کو نہیں رہتا۔

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد:

اے اہل اسلام! ایسی پریشانی جو خیر کی طرف لے آئے اور نیک عمل پر ابھارے تو وہ قابل تعریف پریشانی ہے بلکہ وہ تو خیر، فضل اور نعمت ہے۔ اگر چاہو تو اللہ کا یہ فرمان پڑھ لو۔

﴿وَ الَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّ قُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ يُسٰرِعُوْنَ فِي الْخَيْرٰتِ وَ هُمْ لَهَا سٰبِقُوْنَ ۝﴾ (المؤمنون)

''اور جن کا حال یہ ہے کہ دیتے ہیں جو کچھ بھی دیتے ہیں اور دل ان کے اس خیال سے کانپتے رہتے ہیں کہ ہمیں اپنے رب کی طرف پلٹنا ہے، وہی بھلائیوں کی طرف دوڑنے والے اور سبقت کر کے انہیں پا لینے والے ہیں۔''

یعنی اپنے گناہوں کے خوف سے بے چین ہونا اور اپنا احتساب کرنا مخلص اور مومن لوگوں کی صفت ہے جبکہ بے پروا رہنا اور کوئی پریشانی نہ لینا منافقوں کی نشانی ہے۔

حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''مومن عمل میں سب سے اچھا اور ڈر میں سب سے آگے ہوتا ہے۔ مومن جوں جوں نیکی، عبادت اور اچھائی میں آگے بڑھتا ہے، توں توں اس کا خوف بھی بڑھتا چلا جاتا ہے اور وہ جی میں سوچتا ہے کہ ''میں نہیں بچوں گا۔'' یعنی اسے قبول نہ ہونے کا دھڑکا لگا رہتا ہے۔''

مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا، وہ اس بات سے ڈرتا ہے کہ کہیں اللہ کے حق میں کوتاہی نہ کر بیٹھا ہو اور کہیں اس کی مخلوق پر زیادتی نہ کر چکا ہو۔ جیسا کہ ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا تھا۔

﴿وَ كَيْفَ اَخَافُ مَاۤ اَشْرَكْتُمْ وَ لَا تَخَافُوْنَ اَنَّكُمْ اَشْرَكْتُمْ بِاللّٰهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهٖ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا ؕ فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ ۚ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝﴾ (الأنعام)

''اور آخر میں تمہارے ٹھہرائے ہوئے شریکوں سے کیسے ڈروں جبکہ تم اللہ کے ساتھ ان چیزوں کو خدائی میں شریک بناتے ہوئے نہیں ڈرتے جن کے لیے اس نے تم پر کوئی سند نازل نہیں کی ہے؟ ہم دونوں فریقوں میں سے کون زیادہ بے خوفی و اطمینان کا مستحق ہے؟ بتاؤ اگر تم کچھ علم رکھتے ہو۔''

اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے، اللہ سے ڈرو، ڈرتے ہوئے نیکی کرو، ڈرتے ہوئے ہی کوشش جاری رکھو اور اللہ کے مومن بندوں کی یہ بات ہر دم اپنے ذہن میں تازہ رکھو کہ

﴿قَالُوْۤا اِنَّا كُنَّا قَبْلُ فِيْۤ اَهْلِنَا مُشْفِقِيْنَ ۝﴾

''کہیں گے کہ ہم پہلے اپنے گھر والوں میں ڈرتے ہوئے زندگی بسر کرتے تھے۔'' (الطور)

اے اللہ! جو شخص ہمارا، ہمارے دین کا، ہمارے ملک کا، ہمارے امن کا، ہماری امت کا، ہمارے حکمرانوں کا، ہمارے علماء کا، ہمارے اہلِ فضل و خیر اور نگہبانوں کا اور ہمارے اتحاد و اتفاق کا برا چاہے، اسے اپنے آپ میں الجھا دے، اے اللہ! اسے اپنے آپ میں الجھا دے، اس کی چال کو اسی کی جانب لوٹا دے اور اے پروردگارِ عالم! اس کی تدبیر میں ہی اس کی تباہی رکھ دے۔ (آمین!)

سعودی عرب کی حمایت کیوں؟!

تحریر: جناب رانا شفیق خان پسروری

پاکستان کے سیاسی وعسکری رہنماؤں نے بیک زبان سعودی عرب کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے اپنے تمام وسائل مہیا کرنے کا پُرزور عندیہ دیا ہے۔ اس پر پاکستان کی غالب ترین اکثریت نے خوشی کا اظہار کیا ہے، حتیٰ کہ حکومتی پارٹی کے ساتھ ساتھ بڑی اپوزیشن پارٹی نے بھی اس حکومتی اعلان و اقدام کو سراہا ہے، جبکہ بعض افراد اور مخصوص پس منظر رکھنے والے طبقے کی طرف سے منفی تاثرات ابھارے جا رہے ہیں۔ جو افراد سعودی عرب کی مکمل حمایت کے حکومتی اعلان پر تحفظات کا اظہار کر رہے ہیں وہ کھل کر سعودی عرب کی مخالفت کرنے کی بجائے، اس کو دوسرے ممالک میں مداخلت کہہ کر اس کے خطرناک اثرات کا رونا روتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو سمجھنا چاہیے کہ لڑائی سعودی عرب اور یمن کے درمیان نہیں ہو رہی، بلکہ جن باغیوں پر سعودی عرب (تنگ آ کر) حملہ آور ہوا ہے۔ وہ باغی، حکومت یمن کے بھی دشمن ہیں اور ان کی حیثیت تقریباً وہی ہے جو پاکستان میں موجود ان مسلح گروہوں کی ہے جو پاکستان میں تخریب کار اور دہشت گرد قرار دیئے جاتے ہیں۔ یمن کے ان باغیوں کے علاوہ یمنی عوام کی اکثریت نے تو سعودی اقدامات کی نہ صرف تحسین کی ہے بلکہ انہیں نجات کا باعث قرار دیا ہے۔ یمن کے حوثی قبائل کسی فرقے یا مسلک کی شناخت کی بجائے اپنے قبائل کے نام سے سامنے آئے ہیں۔ یہ اسی طرح کے باغی ہیں جس طرح کے باغی سری لنکا میں تامل ٹائیگرز تھے۔

پاکستان کے وہ افراد بہت زیادتی کر رہے ہیں جو اس بغاوت کو شیعہ بغاوت کا نام دے کر سعودی عرب کے خلاف ذہن بنانے کی خاطر، اس کو شیعہ سنی لڑائی بنانے پر تُلے ہیں اور پاکستان میں (سعودیہ کی حمایت کے جواب میں) ایران کی مداخلت کا خدشہ ابھار رہے ہیں۔ ایسے لوگوں کی عقل وفہم کو کیا ہوا ہے؟ وہ کیوں پاکستان میں فرقہ وارانہ فسادات کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں؟ کیا وہ مُلک کے باغیوں کو فرقہ واریت کا لبادہ پہنانا ضروری جانتے ہیں؟ انہیں طالبان کی دہشت گردی کے خلاف پاکستانی افواج کے اقدامات کے وقت ان طالبان کے مسلک کی وابستگی کا ذکر تو یاد نہ رہا کہ باغی کی بغاوت اور دہشت گرد کی دہشت گردی کو دیکھا جاتا ہے، فقہی وابستگی کو نہیں! یمن کے حوثی قبائل سے تعلق رکھنے والے سارے افراد شیعہ نہیں کہلاتے اور جو ہیں وہ بھی ہمارے شیعہ احباب کے مسلک اور فقہی وابستگی سے بہت الگ اور بہت دور ہیں۔ حوثی قبائل کے اکثر لوگ انہی قرامطہ کی اولاد ہیں جنہوں نے عباسی حکمران مکتفی باللہ کے دور 317 ہجری میں بیت اللہ (خانہ کعبہ) پر حملہ کر کے بیت اللہ کے دروازے اکھاڑ لیے، غلاف کعبہ اور حجر اسود چوری کر کے یمن لے گئے تھے (جنہیں بعد ازاں واپس لا کر بیت اللہ میں نصب کیا گیا تھا) یمن میں شیعہ کہلانے والوں کی اکثریت زیدی شیعہ ہے، جن کا ہمارے اور ایران کے اثنا عشری شیعہ سے بہت زیادہ اختلاف ہے، بلکہ زیدی شیعہ تو سنی مسالک کے زیادہ قریب ہیں۔ یمن میں شیعہ سنی کا کوئی جھگڑا نہیں، یہ معاملہ خالصتاً یمن کے اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد سعودی عرب اور بالخصوص حجاز مقدس پر تسلط کا معاملہ ہے (اور کچھ نہیں!)

پاکستان کے وہ افراد بہت زیادتی کر رہے ہیں جو اس بغاوت کو شیعہ بغاوت کا نام دے کر سعودی عرب کے خلاف ذہن بنانے کی خاطر، اس کو شیعہ سنی لڑائی بنانے پر تُلے ہیں

سعودی عرب صرف ایک عام ملک یا پاکستان کا دوست مُلک ہی نہیں، دُنیا بھر کے مسلمانوں کی مقدس سرزمین بھی ہے۔ حجاز مقدس کی یہ مقدس دھرتی، مسلمانوں کے لئے مرکزِ ایمان اور محورِ عقیدت ومحبت بھی ہے، کوئی گیا گزرا مسلمان بھی ایسا نہ ہوگا جو مکہ و مدینہ کی حرمت وتحفظ پر اپنا سب کچھ قربان کرنا اپنے لئے باعثِ فخر نہ جانتا ہو۔ مکہ و مدینہ کی زیارت تو ہر ایک مسلمان کے لئے دُنیا کی سب سے عظیم سعادت ہے، جنہوں نے زیارت نہیں کی وہ زیارت کے لئے ترستے رہتے ہیں اور جو کر چکے ہیں وہ پھر زیارت کرنے کو تڑپتے رہتے ہیں۔ حجاز مقدس کی گلیوں کی خاک آنکھوں کا سرمہ، کوئی اس مقدس سرزمین کی طرف ٹیڑھی آنکھ سے دیکھے، ہم کبھی گوارا نہیں کر سکتے۔۔۔ معاملہ صرف ارضِ مقدس کے تقدس وحرمت اور اس کے تحفظ تک ہی محدود نہیں، معاملہ تو یہ بھی ہے کہ سعودی عرب تنہائی کے اس دور میں پاکستان کا مخلص ترین اور بے لوث دوست، محبّ اور سب سے بڑا معاون مُلک ہے۔ پاکستانی مُلک وقوم کے ہر کڑے اور مشکل وقت میں سعودی عرب نے پاکستان کا کھل کر ساتھ دیا ہے۔ سعودی عرب کے حکمران پاکستان کو ہمیشہ اپنا دوسرا گھر کہتے اور امداد و اعانت سے ثابت کرتے رہے ہیں، جب بھی پاکستان پر کوئی ارضی وسماوی آفت آئی، سعودی عرب کے حکمران اور شہری اپنا دل اور باہیں کھول کر آگے بڑھے اور ہمارے دُکھوں کو سُکھوں کے جلوے سے ہمکنار کر دیا۔ پاکستان 1971ء میں دولخت ہوا تو سعودی عرب کا بوڑھا حکمران (شاہ فیصل شہیدؒ) بچوں کی طرح ہچکیاں لے لے کر روتا رہا کہ آج اسلام کا قلعہ دولخت ہو گیا ہے۔

پاکستان نے بھارت کے جواب میں چھ ایٹمی دھماکے کئے تو استعماری طاقتوں اور دُنیا کے ممالک نے پاکستان پر پابندیاں لگا دیں، سعودی عرب نے کہا تھا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں ہمارے خزانوں کے مُنہ پاکستان کے لئے کھلے ہیں۔ 30 لاکھ افغان مجاہدین کا بوجھ ہو یا دُنیا کی مہنگی ترین سیاچن گلیشیر کی لڑائی کا خرچ، ایف 16 طیاروں کی قیمت ہو یا کہوٹہ پلانٹ کے معاملات' محصور پاکستانیوں کی آبادکاری سے لے کر موجودہ دور میں ڈالر کی قیمت گرانے کی خاطر خطیر رقم کی فراہمی یا عرصہ دراز تک مفت تیل کی سپلائی، سعودی عرب نے ہر ہر معاملے اور ہر ہر مرحلہ پر پاکستان اور پاکستانیوں کی بے لوث اور بھر پور امداد و اعانت کر کے اپنی محبت اور مخلصانہ دوستی کا مظاہرہ کیا ہے۔

سعودی عرب اور حجاز مقدس پر بری نظر رکھنے والے یمن کے راستے تخریب کاری اور دہشت گردانہ کارروائیوں کو بڑھا رہے تھے اور بڑھکیں مار رہے تھے کہ ہم مکہ و مدینہ پر قبضہ کر کے چھوڑیں گے۔ ایسے میں سعودی عرب نے اپنی سلامتی اور حرمین شریفین کے تحفظ کی خاطر، اپنے دشمنوں اور اپنے پڑوسی ملک یمن کے باغیوں کے خلاف (دیگر عرب ممالک کے اتحاد سے) کارروائی کی ہے اور پاکستان کی طرف بھی نگاہ اُٹھا کر دیکھا ہے تو پاکستان کو آگے بڑھ کر اپنے مخلص و معاون دوست کے کندھے کے ساتھ کندھا ضرور ملانا چاہیے۔ پاکستان کی سیاسی و عسکری قیادت نے بہت خوب اور بر موقع فیصلہ کیا، سعودی عرب کا ساتھ دینے کا فیصلہ ہر طرح اور ہر لحاظ سے قابل تحسین اور بہترین ہے۔ یہ فیصلہ حب الوطنی کا بھی مظہر ہے اور حجاز مقدس کی محبت سے بھر پور بھی ہے۔ خدانخواستہ اگر مشکل وقت میں آج پاکستان سعودی عرب سے الگ رہتا تو انہیں فرق نہ پڑتا البتہ ہمارا مخلص دوست بھی ناراض ہو جاتا اور پھر (خدانخواستہ) کسی مشکل مرحلے میں ہم کس کی دوستی کے منتظر رہتے؟؟؟

(بشکریہ روزنامہ پاکستان 1/4/2015)

سعودی عرب کا ساتھ دینے کا فیصلہ قابل تحسین ہے۔

خلیج کی تازہ ترین صورت حال پر مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے اجلاس میں یمن کی موجودہ صورت حال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حوثی باغیوں کی تشدد آمیز اور دہشت گردانہ کاروائیوں کی بھرپور مذمت کی۔ یمن کی قانونی حکومت پر ناجائز قبضہ کرنے اور یمن کے امن کو تباہ کرنے کی سازش کو عالم اسلام کے لئے بالعموم اور سعودی عرب حرمین شریفین کے لئے بالخصوص انتہائی خطرناک قرار دیا۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث اسلام آباد کے رہنماؤں نے سعودی عرب کی مکمل حمایت کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ حرمین شریفین کے تحفظ کے لئے پوری امت مسلمہ سعودی عرب کے ساتھ ہے۔ انہوں نے حکومت پاکستان کے فیصلے کو خراج تحسین پیش کیا کہ اس مشکل گھڑی میں پاکستان سعودی عرب کے ساتھ کھڑا ہے۔ اجلاس میں امیر اسلام آباد حافظ مقصود احمد (صدر اجلاس)' امیر راولپنڈی سید عتیق الرحمان شاہ محمدی، سید طیب الرحمان زیدی، مولانا ابو عمر قریشی، ڈاکٹر طاہر محمود، مولانا عبدالرؤف، ناظم چوہدری یوسف سلفی، ڈاکٹر محمد رفیق بھٹی، قاری ظہیر احمد ہزاروی، ناظم اطلاعات ایم این اے سلفی و دیگر نے شرکت کی۔..... منجانب: پریس سیکرٹری اسلام آباد

خطبات جمعہ میں سعودی عرب کی حمایت میں تقاریر

سعودی عوام اور حکمرانوں نے ہر مشکل وقت میں پاکستان کے ساتھ اپنی محبت کا ثبوت دیا ہے' پاکستانی قوم کا بچہ بچہ حرمین شریفین کی حرمت پر قربان ہونے کو تیار ہے۔ پاکستانی مسلمانوں نے حرمین شریفین کے تحفظ کے لیے جانیں دینے کا عہد کر رکھا ہے۔ آج سعودی عرب کی مخالفت کرنے والے دراصل اسلام دشمنان' یمنی باغیوں اور اسرائیل کی حمایت کر رہے ہیں۔ عالم اسلام کے مرکز مکہ و مدینہ کے خلاف ہر سازش کو ناکام بنا دیا جائے گا۔ اہل حدیث' سعودی عوام اور حکمرانوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ روانڈا' کانگو مالی تک کے ممالک میں امن کے لیے جانے والی پاکستانی فوج کو اگر سعودی عرب و یمن میں امن کے لیے بھیجنے کی بات کی جائے تو اس کی مخالفت ناقابل فہم ہے۔ آج فوج بھیجنے کی مخالفت کرنے والے پاکستانی قوم کو ایک خود غرض اور لالچی قوم ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ہم ایسے سازشی عناصر کی بھرپور مذمت کرتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار گزشتہ روز یہاں مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کے قائدین اور بزرگ علماء کرام نے خطبات جمعہ میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ بزرگ علماء کرام مولانا محمد یوسف انور' مولانا محمد طیب معاذ' مولانا ارشاد الحق اثری' مولانا عبدالرشید حجازی' مولانا عبدالرحمن آزاد امیر شہر' مولانا محمد اکبر جاوید ناظم' مولانا عبدالصمد معاذ' مولانا محمد یٰسین ظفر' مولانا محمد یونس بٹ اور دیگر علماء کرام نے خطابات کرتے ہوئے سعودی عرب سے مکمل اظہار یکجہتی کیا۔ علماء کرام نے برملا اظہار کیا کہ سعودی عرب نے ہر کڑے وقت میں پاکستان کا ساتھ دیا ہے۔ مولانا محمد اکبر جاوید نے اعلان کیا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث فیصل آباد کا ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا ہے جس میں اس معاملہ میں مشاورت کے بعد آئندہ پروگراموں کا اعلان کیا جائے گا۔

بقیہ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراحؓ

کے ہاتھ سیدنا ابوعبیدہؓ کو چار سو دینار بطور ہدیہ ارسال فرمائے۔ مقصد یہ تھا کہ وہ اپنے گھر کی معاشی حالت ٹھیک کر لیں۔ اب جیسے ہی ان کو یہ عطیہ ملا انہوں نے اس کارندے کی موجودگی ہی میں اس مال کو تقسیم کرنا شروع کر دیا اور تھوڑی ہی دیر میں تمام دینار فقیروں' محتاجوں اور حاجت مندوں میں تقسیم ہو گئے۔ غلام نے واپس آ کر رپورٹ پیش کی تو سیدنا عمر فاروقؓ نے فرمایا: ''اس اللہ کا شکر ہے جس نے مسلمانوں میں ان جیسی شخصیات پیدا فرمائیں۔''

ان کی وفات شام کے علاقے میں طاعون کی وجہ سے ہوئی۔ اس زمانے میں اردن' فلسطین' سوریہ اور لبنان سمیت سارا علاقہ شام کہلاتا تھا۔ سیدنا عمر فاروقؓ کے دور خلافت میں اس علاقے میں طاعون کی وبا پھیل گئی۔ سیدنا عمرؓ نے حکم دیا کہ اسلامی فوج کو طاعون زدہ علاقے سے ہٹا کر دور کسی بلند مقام پر بھیج دیا جائے۔ سیدنا ابوعبیدہؓ نے اس رائے سے اختلاف کیا۔ انہوں نے کہا: کیا آپ تقدیر الٰہی سے بھاگ رہے ہیں؟ سیدنا عمرؓ نے جواب میں فرمایا: ''ابوعبیدہ! کاش! تمہارے علاوہ کسی اور نے یہ بات کہی ہوتی۔ ہم تقدیر الٰہی سے تقدیر الٰہی ہی کی طرف بھاگ رہے ہیں۔''

بعد ازاں خود ان پر وبا کا حملہ ہوا اور یہی بیماری ان کی وفات کا سبب بنی۔ وفات کے وقت ان کی عمر اٹھاون برس تھی۔ ان کی قبر اردن کے علاقے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مرد مجاہد پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔ ان کی زندگی بڑے روشن اوصاف و کمالات کا مجموعہ تھی۔

.....

سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم

سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ (ابن الجراح)

تحریر
جناب مولانا عبدالمالک مجاہد

ان کا اصل نام عامر بن عبداللہ بن الجراح اور لقب ''امین الامت'' تھا۔ ان کا شمار ایسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ہوتا ہے جو اپنی کنیت سے مشہور ہوئے۔ آپ کی کنیت ابوعبیدہ ہے۔ والدہ کا نام امیمہ بنت غنم بن جابر تھا۔ سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ عشرہ مبشرہ میں سے تھے۔ یہ ان خوش نصیبوں میں سے تھے جنہوں نے اسلام کی دعوت کو شروع ہی میں قبول کر لیا تھا۔ سیرت نگاروں کے مطابق اسلام قبول کرنے والوں میں ان کا آٹھواں نمبر بنتا ہے۔ لمبے قد اور نحیف جسم کے ابوعبیدہ قریشی تھے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کا نسب آٹھویں پشت پر فہر بن مالک بن کنانہ سے جا ملتا ہے۔ ان سے پہلے اسلام کی دعوت کو قبول کرنے والے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں ابوبکر صدیق، علی بن ابی طالب، زید بن حارثہ، عثمان بن مظعون، عبیدہ بن حارث، عبدالرحمن بن عوف اور ابوسلمہ رضی اللہ عنہم تھے۔

جب دعوتِ اسلام کا آغاز ہوا تو اس دین حنیف نے کائنات کے باسیوں کو ایک نیا فلسفہ دیا کہ اللہ کے کلمے کو بلند کرنے کے لیے بڑی سے بڑی قربانی بھی دی جا سکتی ہے۔ اگر کوئی کلمۂ توحید کا اقرار کر لیتا ہے تو چاہے اس کا تعلق کسی بھی نسل، رنگ یا زبان سے ہو، وہ دوسرے تمام کلمہ پڑھنے والوں کا بھائی ہے۔ اور اگر کوئی شخص اللہ اور اس کے رسول کا باغی ہے تو اس سے ایک بندۂ مومن کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ مسلمانوں اور کافروں کے مابین یہ فرق اور فاصلہ ہمیں بدر کے میدان میں بہت نمایاں نظر آتا ہے۔ اسلامی نظریے کی حفاظت کے لیے لڑی جانے والی اس پہلی جنگ میں عجیب کیفیت دیکھنے کو ملی۔ باپ مسلمانوں کے کیمپ میں ہے تو بیٹا کافروں کی طرف سے لڑ رہا ہے۔ اسی طرح باپ کافروں کی طرف سے لڑنے کے لیے آیا ہوا ہے تو اس کا بیٹا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے کھڑا ہے۔ تاریخ اسلام ہی میں پہلی مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک مسلمان بیٹا اپنے کافر باپ کو واصل جہنم کرتا ہے۔ یہ کارنامہ انجام دینے کا اعزاز سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو نصیب ہوا۔ ان کا باپ عبداللہ بدر کے میدان میں مشرکین مکہ کے ساتھ تھا۔ لڑائی کے دوران باپ بیٹے کی زد میں آ گیا اور بیٹے نے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار ہو کر اپنے باپ کو قتل کر دیا۔ اس پر کافروں نے شور مچا دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھی تو اپنے آباء واقربا کو بھی قتل کرتے ہیں۔ شروع میں سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو ذرا سا تردد تھا اور یہ فطرت کے تقاضوں کے عین مطابق تھا۔ بیٹے کی باپ سے محبت کا کوئی انکار نہیں کر سکتا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے، جبکہ اس امت کا امین ابوعبیدہ بن الجراح (رضی اللہ عنہ) ہے۔'' (بخاری: ۴۳۸۲)

یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، اپنے تحفظات، خدشات اور دل میں اُٹھنے والے سوالات کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک کی سورۂ مجادلہ آیت: ۲۲ میں اس بات کا فیصلہ کر دیا۔ آیئے ذرا اس آیت کا ترجمہ پڑھتے ہیں، پھر آگے بڑھتے ہیں۔ ارشاد ہوا:

''اے نبی! آپ ایسی کوئی قوم نہیں پائیں گے جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتی ہو اور وہ ان سے دوستی کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہوں، اگرچہ وہ ان کے باپ یا ان کے بیٹے یا ان کے بھائی یا ان کے کنبے قبیلے ہی کے افراد کیوں نہ ہوں۔ یہی لوگ ہیں کہ اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا ہے اور ان کی تائید کی ہے اپنے غیب کے فیض سے اور وہ انہیں ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی، وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہے اور وہ اس سے راضی ہیں۔ یہی لوگ اللہ کا گروہ ہیں، جان لو! بے شک جو اللہ کا گروہ ہے وہی فلاح پانے والا ہے۔''

اسلام کا عظیم مجاہد اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے سرشار تھا۔ انسان کی زندگی میں بعض لمحات بڑے فیصلہ کن ہوتے ہیں جن سے اس کی شخصیت کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ غزوۂ احد میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک زخمی ہوا اور خود کی دو کڑیاں آنکھ کے نیچے رخسار میں دھنس گئیں۔ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی وہاں پہنچ گئے۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ان کڑیوں کو نکالنا چاہا تو سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ یہ سعادت مجھے حاصل کرنے دیں۔ پھر محبت کا انداز ملاحظہ فرمایئے: کڑیوں کو ہاتھ سے نہیں نکالا بلکہ انہوں نے اپنے دانتوں سے ایک کڑی پکڑی اور آہستہ آہستہ نکالنا شروع کی تاکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت نہ پہنچے۔ یوں ایک کڑی اپنے دہانے سے کھینچ کر نکال دی۔ لیکن اس کوشش میں ان کا ایک نچلا دانت اپنی جگہ سے اکھڑ کر گر گیا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے دوسری کڑی کھینچنا چاہی تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا: ابوبکر! میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں یہ سعادت بھی مجھ ہی کو حاصل کرنے دیں۔ اس کے بعد دوسری کڑی بھی آہستہ آہستہ کھینچی۔ اس کے نتیجے میں ان کا دوسرا نچلا دانت بھی ٹوٹ کر گر گیا اور پھر ساری زندگی ان کے یہ دانت ٹوٹے رہے۔ مؤرخین نے لکھا ہے کہ ان کی کوئی نرینہ اولاد نہ تھی مگر ان کا نام تاریخ میں ہمیشہ کے لیے محفوظ ہو گیا۔

ان کی زندگی کے بے شمار روشن پہلو ہیں۔ ان کی شخصیت کتنی قد آور تھی، اس کا اندازہ اس بات سے کریں کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ میں خلافت کا سوال اٹھایا اور سیدنا ابوبکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما ان سے گفتگو کرنے کے لیے تشریف لے گئے، اس وقت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بھی ان کے ساتھ تھے اور سقیفہ ہی میں تقریر کرتے ہوئے سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا: ''تم لوگ عمر بن الخطاب یا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہما میں سے کسی ایک کی بیعت کر لو۔'' ایک

روایت میں آتا ہے کہ انہوں نے فرمایا: ''میں تمہارے لیے ان دو شخصوں میں سے کسی ایک کو پسند کرتا ہوں۔ تم ان دونوں میں سے جس سے چاہو بیعت کر لو۔'' پھر انہوں نے سیدنا عمر اور سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہما کا ہاتھ پکڑ لیا اور خود بیٹھ گئے۔ لیکن جب سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خلافت پر اتفاق ہوا اور ان کی بیعت کی گئی تو سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بیعت کرنے والوں میں پیش پیش تھے۔ ان کی شخصیت اور قائدانہ صلاحیتوں پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اس قدر اعتماد تھا کہ جب سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر قاتلانہ حملہ ہوا اور آپ شہادت کے رتبہ پر فائز ہونے والے تھے تو آپ نے اپنے جانشین کے بارے میں اظہار خیال کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ زندہ ہوتے تو میں اپنے بعد ان کی بیعت کی وصیت کر جاتا۔

مکہ مکرمہ میں جس طرح دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اذیتیں برداشت کرنا پڑیں' اسی طرح انہوں نے بھی اس سے وافر حصہ پایا۔ انہوں نے مدینہ طیبہ ہجرت کی سعادت حاصل کی تو کلثوم بن ہدم کے ہاں قیام فرمایا' اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کا رشتۂ مواخات سیدنا ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ سے جوڑا۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بدری صحابی تھے۔ بلکہ بدر میں تو انہوں نے اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا۔ وہ اُحد میں شریک ہوئے جس کا اپر ذکر ہو چکا ہے۔ وہ حدیبیہ میں نہ صرف شریک ہوئے بلکہ انہوں نے صلح نامہ پر بطور گواہ دستخط بھی کیے تھے۔ انہوں نے سات ہجری میں سریہ ذات السلاسل میں حصہ لیا۔

اس سریہ میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو علم دے کر ان کی سرکردگی میں دو سو مجاہدین کی کمک روانہ فرمائی۔ اس سے پہلے عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ شام کے علاقے میں دشمن کی سرکوبی کے لیے موجود تھے۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ جب اس مہم پر روانہ ہوئے تو اس لشکر میں رؤسائے مہاجرین سیدنا ابوبکر وعمر اور سردارانِ انصار رضی اللہ عنہم بھی شامل تھے۔ انہیں حکم دیا گیا کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے جا ملیں اور دونوں مل کر کام کریں۔ باہم اختلاف نہ کریں' وہاں پہنچ کر انہوں نے نماز کی امامت کرنا چاہی لیکن سیدنا عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نے کہا: آپ میرے پاس میری کمک کے طور پر آئے ہیں' امیر میں ہوں۔ انہوں نے ان سے کوئی اختلاف نہ کیا بلکہ فوراً ان کی بات مان لی اور نماز عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی اقتدا میں ادا کی۔

نجران سے عیسائیوں کا ایک وفد مدینہ طیبہ آتا ہے جس میں ان کے بڑے بڑے پادری اور بعض رؤساء قبائل شامل تھے۔ انہوں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہمارے ساتھ کسی امین شخص کو بھیج دیں جو ہم سے جزیہ بھی وصول کرے اور ہمارے جھگڑوں اور لڑائیوں میں فیصلے بھی صادر کرے۔ ارشاد ہوا: ''میں تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں گا جو واقعی کما حقہ امین ہو گا۔'' یہ بہت بڑے اعزاز کی بات تھی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ میں اس اہم منصب کے لیے کون سا شخص موزوں ہے۔ بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جن میں سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جیسی شخصیت بھی شامل تھی' اس بات کے منتظر تھے کہ دیکھیے یہ اعزاز کس کی قسمت میں آتا ہے۔ یہ اعزاز سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کے نصیب میں تھا۔ ارشاد ہوا:

[لِكُلِّ أُمَّةٍ أَمِينٌ وَأَمِينُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ أَبُوعُبَيْدَةَ]

''ہر امت میں ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ ہیں۔''

بلاشبہ یہ ایک عظیم الشان اعزاز تھا جو سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو حاصل ہوا' چنانچہ وہ نجران تشریف لے گئے۔

رجب آٹھ ہجری کی بات ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ساحل سمندر کی طرف ایک لشکر بھیجا جس میں تین سو مجاہد شامل تھے۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لشکر کا امیر سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کو مقرر فرمایا۔ اس لشکر کی روانگی سے مقصود جہینہ کے ایک قبیلے کی سرکوبی تھا۔ اس سفر میں سیدنا ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کی ایک کرامت کا ظہور ہوتا ہے۔ بخاری شریف کی روایات کے مطابق سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: ''جب ہم نے کچھ فاصلہ طے کیا تو ہمارا راشن ختم ہو گیا۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے حکم دیا کہ سب لوگ اپنا اپنا بچا ہوا زادِ راہ لے آئیں۔ سب نے بچا ہوا زادِ راہ جمع کیا' یہ کھجوروں پر مشتمل تھا۔ اس زادِ راہ سے صرف ایک مشکیزہ ہی بھرا جا سکا۔ سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہمیں اس میں سے تھوڑی کھجوریں دیتے تھے۔ جب یہ بھی کم رہ گئیں تو روزانہ فی کس ایک ایک کھجور دینے لگے۔ لشکر کو سخت بھوک کی وجہ سے درختوں کے پتے کھانے پڑے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مدد فرمائی اور سمندر کی ایک بڑی مچھلی' جسے عنبر کہتے ہیں' ہمارے لیے ساحل پر پھینک دی۔ تمام لشکر نے اس مچھلی کا گوشت اٹھارہ روز تک کھایا۔ اس کی چربی سے تیل کا کام لیا۔ اس سے ہمارے جسم خوب موٹے تازے ہو گئے۔ واپس آتے وقت سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس مچھلی کی دو پسلیاں کھڑی کیں اور لشکر کے سب سے لمبے آدمی کو اونٹنی پر بٹھا کر ان پسلیوں کے نیچے سے گزارا جو اس کو چھوئے بغیر گزر گیا۔

سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کا شام کی فتوحات میں بڑا نمایاں کردار رہا ہے۔ ایک مرتبہ سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ بطور کمک شام جاتے ہیں۔ ان کا استقبال سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کیا۔ جب نماز کا وقت آیا تو سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: ابوسلیمان! آگے بڑھیے اور لوگوں کو نماز پڑھائیے۔ اب سیدنا خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔ انہوں نے کہا: میں اس شخص سے آگے کس طرح بڑھ سکتا ہوں جس کے بارے میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ ''ہر امت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس امت کے امین ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ ہیں۔''

سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نہایت متواضع تھے۔ دنیا سے ان کی بے رغبتی کا یہ عالم تھا کہ ان کا گھر دنیاوی مال ومتاع سے بالکل خالی تھا۔ وہ شام کے علاقے میں اسلامی لشکر کے کمانڈر تھے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب وہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے کہا: چلیے آپ کے گھر چلتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میرے گھر جا کر کیا کریں گے؟ وہاں آپ کو میرے علاوہ اور کوئی چیز نظر نہ آئے گی۔ مراد یہ کہ میرا گھر بالکل خالی ہے اور واقعی ایسا ہی ہوا۔ جب سیدنا عمر اُن کے گھر تشریف لے گئے تو وہاں کوئی چیز نظر نہ آئی۔ انہوں نے پوچھا: ابوعبیدہ! کیا گھر میں کوئی کھانے کی چیز ہے؟ انہوں نے ایک کونے میں رکھے ہوئے برتن میں سے روٹی کے چند ٹکڑے نکال کر پیش کر دیئے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بے اختیار رو پڑے اور پھر ان کو ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا:

[غَيَّرَتْنَا الدُّنْيَا كُلَّنَا إِلَّا اَبَا عُبَيْدَةَ]

''دنیا نے ابوعبیدہ کے علاوہ ہم سب کو تبدیل کر دیا ہے۔''

ایک مرتبہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنے ایک غلام

باقی صفحہ 11 پر

سعودی عرب اور حوثی باغی قبائل!

تحریر: جناب پروفیسر محمد عاصم حفیظ

سعودی عرب کی جانب سے یمن میں حوثی باغیوں کے خلاف کارروائی کے بعد عالمی سیاست کے ساتھ ساتھ ہماری ملکی سیاست میں بھی ایک ہلچل مچ چکی ہے۔ ایک طرف حکومت پاکستان اور افواج سعودی عرب کے ساتھ دیرینہ تعلقات اور دونوں ممالک کی دوستی کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ایک دوسرے کو تعاون و اعتماد کا یقین دلا رہے ہیں تو وہیں دوسرے طرف ایک ایسا حلقہ بھی موجود ہے جو کہ سعودی عرب کو اس نازک موڑ پر یکسر نظر انداز کر دینے اور اس سارے معاملے سے دور رہنے کی وکالت کرتا نظر آتا ہے۔ عالمی سیاست ایک پیچیدہ موضوع ہے اور اس پر ہر ملک' مذہب اور دوستی کے ساتھ ساتھ مفادات کو سامنے رکھ کر فیصلہ کرتا ہے۔

ہمارے میڈیا کے کچھ دوست اور سیاستدان اس حوالے سے انتہائی پرجوش دکھائی دیتے ہیں کہ خلیج میں پیدا ہونیوالی صورتحال سے ہمیں دور رہنا چاہیے۔ ان کی دلیل یہ ہے کہ یمن کی صورتحال میں پاکستان کی جانب سے سعودی عرب کی حمایت سے ہمارے ایک ہمسایہ ملک کے ناراض ہونے کا خدشہ ہے جس کے اثرات ملک کے اندر بھی دیکھے جائیں گے۔ یہ الگ بات ہے کہ ہمارا یہ ہمسایہ دوست مبینہ طور پر یمن میں ایک مخصوص فرقے کو صرف اور صرف ہم مسلک ہونے اور محض سعودیہ دشمنی میں سپورٹ کرتا رہے لیکن پاکستان کو ڈرایا جا رہا ہے کہ وہ ہر مشکل و نازک دور میں مالی، اخلاقی اور ہر طرح کی مدد کو پہنچنے والے سعودی عرب کی حمایت سے باز رہے۔ سب سے پہلے تو اس غلط فہمی کا ازالہ ہونا چاہیے کہ یہ کوئی مسلکی یا فرقہ واریت کا معاملہ ہے' ایسا ہرگز نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ حوثی قبائل نے بعض بیرونی عناصر کی ایما پر سعودی عرب کی سلامتی کو شدید خطرات لاحق کر دیئے ہیں۔ ہر سال چار لاکھ افراد غیر قانونی طور پر سعودی عرب داخل ہوتے ہیں، سمگلنگ کرتے ہیں اور دہشت گردی کے واقعات میں ملوث ہیں۔ ہمیں ان باغیوں کی تاریخ پر بھی ذرا نظر ڈالنی چاہیے۔ یمن کے حوثی قبائل زیدی فرقے کی ایک شاخ ہیں۔

2004 میں شیعہ رہنما بدر الدین الحوثی نے حوثی قبائل کو متحد کر کے حکومت کیخلاف مسلح جدوجہد کا آغاز کیا۔ یمن میں ان قبائل کی تعداد ستائیس فیصد کے قریب ہے۔ یہ قبائل سعودی عرب اور دیگر ہمسایہ ممالک میں سمگلنگ اور جرائم پیشہ سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کی کارروائیوں میں بھی ملوث ہیں۔ حوثی باغی کئی مرتبہ یمن کی حکومت کے خلاف برسر پیکار رہ چکے ہیں۔ حسین حوثی نے ان قبائل کو عسکری طور پر منظم کیا۔ وہ یمنی فوج کے ساتھ جھڑپ میں مارے گئے تو قیادت عبدالمالک الحوثی کے پاس آ گئی۔ باغیوں کی تنظیم الحوثیون نے مبینہ طور پر ایران کی مدد سے ایک مضبوط مسلح گروہ کی شکل اختیار کر لی۔ عرب ممالک الزام عائد کرتے ہیں کہ ایران کی جانب سے خفیہ طور پر انہیں ہتھیار اور دیگر آلات فراہم کئے گئے اور بہت جلد ان کے مسلح جنگجوؤں کی تعداد ایک لاکھ سے تجاوز کر گئی۔ ان کی جانب سے یمن کے عوام پر ظلم وستم اور منتخب حکومت کے خلاف کارروائیوں میں بھی شدت آنے لگی۔ حوثی قبائل نے اس سے پہلے 2004 اور 2009 میں بھی قتل و غارت کا بازار گرم کیا جس پر سعودی عرب نے ان کے خلاف فوجی کارروائی بھی کی۔

حالیہ تنازعہ اس وقت شروع ہوا جب جنوری 2015 کو حوثیوں نے یمنی دارالحکومت صنعاء پر دھاوا بول کر شہر کے ساتھ ساتھ صدارتی محل پر بھی قبضہ کر لیا، یمن کی عبوری حکومت کے سربراہ عبدالرب منصور ہادی سعودی سکیورٹی فورسز کی مدد سے فرار ہو کر عدن چلے گئے۔ اس کے بعد حوثیوں نے سعودی سرحد پر واقع یمنی صوبے محراب کی طرف پیش قدمی کی تو سعودی حکومت بھی حرکت میں آئی اور حوثیوں کے خلاف کارروائی شروع کر دی۔ سعودی عرب کو اس کارروائی میں بحرین، کویت، قطر اور متحدہ عرب امارات کا فوجی تعاون بھی حاصل ہے۔ ایک سو سے زائد سعودی جنگی لڑاکا طیارے جبکہ دیگر ممالک کے بھی درجنوں طیارے اس کارروائی میں حصہ لے رہے ہیں۔ ان باغیوں نے ایک منتخب حکومت کو بے بس کر کے رکھ دیا ہے اور ملک میں انارکی پھیلا رکھی ہے۔ کوئی بھی ملک اپنے ہمسائے میں اس قدر خطرناک صورتحال اور بھڑکتی آگ برداشت نہیں کر سکتا۔ ہم پاکستانیوں کو اس کا بخوبی اندازہ ہے۔ ہم اپنے ملک میں دہشت گرد گروہوں کی خونی کارروائیوں کا شکار ہیں۔ پاکستانی حکومت اور افواج کی دہشت گردی کے خلاف پالیسی بالکل واضح ہے۔ یہاں مسئلہ کسی مسلک یا فرقے کا نہیں بلکہ دہشت گردی کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستانی حکومت نے ایک واضح موقف اختیار کیا ہے۔ دوسری طرف یہ کہنا کہ سعودی عرب محض مسلکی مخالفت کی بنا پر اتنی بڑی کارروائی کر رہا ہے انتہائی عجیب سا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ خود سعودی عرب میں ہزاروں باشندے دوسرے فرقے سے تعلق رکھتے ہیں جن کے خلاف کبھی آپریشن نہیں کیا گیا۔

حوثی قبائل سعودی عرب اور دیگر ہمسایہ ممالک میں سمگلنگ اور جرائم پیشہ سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دہشت گردی کی کارروائیوں میں بھی ملوث ہیں۔ حوثی باغی کئی مرتبہ یمن کی حکومت کے خلاف برسر پیکار رہ چکے ہیں۔

دراصل ہر ملک عالمی معاملات میں اپنے مفادات کا تحفظ کرتا ہے اور ایسے ممالک وحلقوں کو ہی دوست بنانے کی کوشش کرتا ہے کہ جو مشکل حالات اور دیگر معاملات میں مددگار ثابت ہو سکیں۔ ٹھیک ہے کہ مسلک ومذہب کی بنیاد پر بھی عالمی سطح پر حمایت ودوستی بنانے کی کوشش کی جاتی ہے لیکن زیادہ تر اس حوالے سے ملکی مفادات ہی مقدم رکھے جاتے ہیں۔ ایران نے افغانستان میں ہمیشہ شمالی اتحاد کو سپورٹ کیا جس نے

بھارت سے ملکر پاکستان کے لئے مشکلات پیدا کیں۔ کبھی بھی یہ خیال نہیں رکھا گیا کہ اس سے پاکستان ناراض ہوگا یا اس کی سلامتی کو کیا خطرات لاحق ہوں گے۔ یہ صرف ایک مثال ہے کہ جس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ کوئی بھی ملک عالمی معاملات میں اپنے مفادات کو ترجیح دینا پسند کرتا ہے اور بعض اوقات اس حوالے سے بعض پرانے اور قریبی دوستوں کو بھی نظر انداز کر دیتا ہے۔ اگر پاکستان اس صورتحال میں سعودی عرب کی غیر مشروط اور مکمل اخلاقی، سفارتی و عملی مدد کرتا ہے تو یہ کچھ زیادہ حیران کن نہیں ہوگا۔ سعودی عرب بھی بہت سے مواقع پر پاکستان کی بغیر کسی مفاد کے کھل کر حمایت و مدد کرتا رہا ہے۔ بہت سی وجوہات ہیں کہ جن کی بنیاد پر پاکستان کو سعودی عرب کے شانہ بشانہ کھڑا ہونا چاہیے۔ یہ معاملہ کوئی مسلکی یا فرقہ ورانہ جھگڑے کا نہیں بلکہ اس نے ایک انتہائی قریبی دوست ملک کی سلامتی کو لاحق خطرات کی صورت اختیار کر لی ہے جس کی وجہ سے پاکستان کو اپنا بھرپور کردار ادا کرنا چاہیے۔

پاکستان کو سعودی عرب کے شانہ بشانہ کیوں کھڑا ہونا چاہیے اس کے بے شمار دلائل ہیں۔ سب سے پہلے تو یہ بات واضح ہے کہ پاکستانی حکومت اور افواج دہشت گردی کے خلاف واضح موقف رکھتی ہیں۔ ملک کے اندر، قبائلی علاقوں اور کہیں بھی دہشت گردوں کی سرکوبی سے پہلے ان کے فرقے و مسلک کا حساب کتاب نہیں لگایا جاتا بلکہ ان کی عوام دشمنی اور خونی وارداتوں کی بنیاد پر ہی ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ اسی اصول کے تحت پاکستان کو سعودی عرب کی بھی بھرپور مدد کرنی چاہیے کیونکہ اسے بھی حوثی باغیوں کی دہشت گردی کا سامنا ہے جو کہ نہ صرف یمن کے عوام بلکہ سعودی سلامتی اور عوام کے لئے بڑا خطرہ بنتے جا رہے ہیں۔ پاکستان خود ایسے گروہوں کی دہشت گردی کا شکار ہے جو کہ ریاست کی رٹ کو تسلیم نہیں کرتے، آئین کو نہیں مانتے جبکہ منتخب حکومت کے خلاف برسرپیکار ہونا جائز سمجھتے ہیں۔ یمن کے حوثی باغیوں کا سیاہ کارنامہ بھی ایک منتخب حکمران کو یرغمال بنانا اور دارالحکومت پر دھاوا بولنا ہے جس کے باعث ملک میں انارکی پھیل چکی ہے۔ ایسے شرپسند عناصر کے خلاف کسی کمزور حکومت کی درخواست پر سعودی عرب کی کارروائی ایک درست اقدام ہے جس پر اسے دیگر ہمسایہ عرب ممالک کی مدد بھی حاصل ہے۔

یمن کے حوثی باغیوں کو مبینہ طور پر ایک ایسے ملک کی مدد حاصل ہے جو کہ محض عرب مخاصمت کی بنا پر ایک غیر سرکاری گروہ کو مسلح کر رہا ہے۔ ہمیں بھی بلوچستان اور افغانستان میں کچھ ایسی ہی صورتحال کا سامنا ہے جہاں بعض بیرونی عناصر چند شرپسند گروہوں کی مدد کر رہے ہیں۔ جمہوری نقطہ نظر سے بھی کسی اقلیتی گروہ جو کہ ملک کی آبادی کا صرف دس سے پندرہ فیصد ہو اسے یہ اختیار نہیں دیا جا سکتا کہ وہ اسلحہ اور بیرونی امداد سے اپنی حکومت کا تختہ الٹ دے اور حوثیوں نے یہ ہی کیا ہے۔ دوسری جانب پاکستان اور سعودی عرب کے درمیان لازوال دوستانہ تعلقات بھی قائم ہیں۔ سعودی عرب کا ساتھ دینے کے حوالے سے بہت سی اور بھی وجوہات ہیں۔ سعودی عرب میں دس لاکھ پاکستانی مقیم ہیں۔ یہ ہر سال پانچ ارب ڈالر زرمبادلہ پاکستان بھجواتے ہیں۔ کویت، بحرین، متحدہ عرب امارات میں بھی پندرہ لاکھ پاکستانی آباد ہیں ان کے زرمبادلہ کو بھی شامل کیا جائے تو مجموعی طور پر پاکستان کو ان ممالک سے سات ارب ڈالرز کا زرمبادلہ موصول ہوتا ہے۔ پاک بھارت جنگیں ہوں یا زلزلے وسیلاب کے دوران تعاون، سعودی عرب ہر ہر موقعے پر پاکستانی قوم و افواج کے ساتھ کھڑا نظر آیا۔ رواں حکومت کے آتے ہی پاکستانی معیشت کو سہارا دینے کے لئے ڈیڑھ ارب ڈالر کی امداد فراہم کی گئی۔ پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بعد کروڑوں ڈالر کا تعاون ہو یا مفت تیل کی فراہمی، سعودی عرب ہر موقعے پر بے لوث طریقے سے پاکستانی بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑا نظر آیا ہے۔ کشمیر اور دیگر مسائل کے حوالے سے سعودی عرب نے ہر موقعے پر پاکستان کی بھرپور حمایت کی ہے۔ سعودی عرب کو لاحق خطرات سے وہاں موجود لاکھوں پاکستانی بھی خطرے میں ہیں جن کی حفاظت اور ایک ایسے ملک کہ جہاں اتنی بڑی تعداد میں پاکستانیوں کا روزگار موجود ہے اس ملک کا ساتھ نہ دینا یقیناً بہت زیادہ نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ سعودی عرب میں حرمین الشریفین جیسے مقدس مقامات موجود ہیں۔ ان مقدس مقامات کے لئے کسی بھی قسم کا خطرہ پوری امت مسلمہ کے لئے صدمے کا باعث بنے گا۔ اس بات کے شدید خطرات ہیں کہ ماضی کے چند تلخ تجربات کی طرح حوثی قبائل اس بار بھی حرمین الشریفین میں کسی بھی قسم کی شرپسندانہ کارروائی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس خطرے کا پیشگی تدارک انتہائی ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستانی حکومت اس حوالے سے مکمل طور پر آگاہ ہے اور سعودی عرب کے ساتھ تعاون کر رہی ہے۔

پاکستان کے ایٹمی دھماکوں کے بعد کروڑوں ڈالر کا تعاون ہو یا مفت تیل کی فراہمی، سعودی عرب ہر موقعے پر بے لوث طریقے سے پاکستانی بھائیوں کے شانہ بشانہ کھڑا نظر آیا ہے۔ کشمیر اور دیگر مسائل کے حوالے سے سعودی عرب نے ہر موقعے پر پاکستان کی بھرپور حمایت کی ہے

ہمیں اس بات کو بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے کہ سعودی حکمرانوں نے وزیراعظم پاکستان اور آرمی چیف کو ذاتی طور پر مدعو کر کے اس حوالے سے تعاون کی درخواست کی ہے۔ عالمی سیاست میں یہ انتہائی اہم ہوتا ہے کہ کوئی سربراہ مملکت خود درخواست کرے۔ یقیناً پاکستان کو اس کا پاس کرنا ہوگا ورنہ مستقبل میں وہاں موجود پاکستانیوں اور سعودیہ کے تعلقات پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہونے کا خدشہ ہے۔ دوسری جانب پاکستان کی یہ بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ان مسائل کے حل کے لئے اپنا بھرپور کردار بھی ادا کرے۔ پاکستانی حکمرانوں کو چاہیے کہ وہ اپنے اثر ورسوخ اور مصالحانہ کوششوں سے اس بات کو یقینی بنائیں کہ مسلم ممالک کے درمیان غلط فہمیاں نہ پیدا ہوں اور ہر جگہ امن وامان قائم ہو سکے۔ آخر میں ہم دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ عرب ممالک میں پیدا ہونیوالی آزمائش کو جلد از جلد ختم کر دے اور تمام مسلمان امن وامان کے ساتھ پرسکون زندگی گزار سکیں آمین۔

مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

جہد مسلسل' کامیابیاں اور چند غلط فہمیوں کا ازالہ

جناب پروفیسر محمد عاصم حفیظ

قسط نمبر ۲ (آخری)

تصویر کا ایک دوسرا رخ:

اس اہم موقعے پر جماعت کے حوالے سے پیدا کی جانیوالی غلط فہمیوں ،اشکالات ،الزامات اور اس صورتحال کا بھی جائزہ لیا جانا چاہیے کہ جس کے باعث مرکزی جمعیت اہلحدیث اور قائدین بعض گروہوں کی جانب سے مسلسل تنقید کی زد میں رہتے ہیں۔ اس کی بہت سے وجوہات ہیں اور چند گھسے پٹے الزامات اور غلط فہمیاں ہیں جن پر ذرا کھل کر بات ہونی چاہیے۔ اس کے ساتھ ساتھ ان افراد اور گروہوں کو بھی آئینہ دکھانے کی ضرورت ہے کہ جو مرکزی جمعیت اہلحدیث کی کارکردگی پر بھرپور تنقید کرتے ہیں اور قائدین پر الزامات بھی لگاتے ہیں لیکن خود اپنی ذمہ داریوں کا احساس نہیں کرتے ۔ان کو بتانے کی ضرورت ہے کہ اپنے تحفظات کے اظہار اور جماعتی کارکردگی سے خوش نہ دکھائی دینے کے ساتھ ساتھ خود انہیں کس نے کارکردگی دکھانے سے روک رکھا ہے ۔وہ بھی تو اپنی کارکردگی ،مسلکی خدمات اور عوامی مقبولیت کو میدان میں لیکر آئیں۔ خود ان لوگوں نے گزشتہ کئی سالوں سے کیا کیا کارنامے سرانجام دیئے ہیں' ذرا ان کے بارے میں بھی بات ہو جائے۔ انتہائی دکھ کی بات ہے کہ کچھ احباب خاندانی انا یا بعض دوسری وجوہات کی بنا پر جماعت میں شمولیت اختیار نہیں کرتے ، انہیں ملک میں دینی جماعت چلانے اور معاشرے میں اسے مقبول بنانے کا ہرگز کوئی تجربہ نہیں۔ لیکن جو لوگ جماعت کے ساتھ کام کر رہے ہیں ان پر تنقید کا کوئی بھی چھوٹے سے چھوٹا موقع وہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔ ملک کے مخصوص حالات اور حکومتی وسکیورٹی اداروں کی پالیسیوں کے ساتھ ساتھ ملکی معاملات میں بعض مغربی طاقتوں کے اثر و رسوخ کے باعث دینی جماعتوں کا کام کچھ اتنا آسان بھی نہیں ہے۔ انہیں ہر موقعے پر طرح طرح کے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن ہمارے یہ دوست ان حالات کا ذرہ برابر بھی ادراک نہیں رکھتے' بس اپنے خیالات عالیہ سے عوام میں پروپیگنڈا کرنا ہی اپنی اولین ڈیوٹی سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ تو نہ صرف خود جماعت کو ہدف تنقید بناتے ہیں بلکہ اپنے یار دوست صحافیوں کی مدد سے بھی آئے روز کوئی نہ کوئی ایسا شوشا ضرور چھوڑتے رہتے ہیں کہ جس سے نہ صرف مسلک بلکہ جماعت کو بھی سبکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

حالیہ سینٹ الیکشن جیتنے کے بعد جہاں ایک طرف مبارکبادیں آنے لگیں وہیں کچھ حلقوں کی جانب سے ایک بار پھر'' سینٹ کی صرف ایک سیٹ'' اور جماعت نے کیا کیا ہے؟ نیز نواز شریف کی غلامی اور جماعت کو گروی رکھنے جیسی باتیں بھی سامنے آئیں۔ میرا خیال ہے کہ یہ سب سے اہم موقع ہے کہ ہم اس حوالے سے بات کریں کیونکہ انتہائی افسوس کا مقام ہے کہ یہ چند افراد پر مشتمل گروہ نہ تو جماعت میں شمولیت اختیار کرتے ہیں' اپنی الگ شناخت کا دعوی کرتے ہیں لیکن اپنی نااہلیوں' علمائے کرام' احباب جماعت اور کارکنان کی جانب سے مسترد ہونے کا غصہ ان گھسے پٹے الزامات کو لگا کر نکالتے ہیں۔

نمائندگی کا دعوی لیکن ذمہ داریوں سے فرار

قارئین کرام! میں آپ کے سامنے ایک مقدمہ رکھنا چاہتا ہوں ۔ فیصلہ آپ کے اپنے اختیار میں دیتا ہوں۔ جب بھی مسلک اہلحدیث کی نمائندگی کی بات ہو تو بہت سے گروہ اور افراد اپنا اپنا جھنڈا اور لیٹر پیڈ لہراتے پائے جاتے ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ جب معاشرے میں مسلک کی ترویج اور دعوت وتبلیغ کے فریضے کو ادا کرنے کی ذمہ داری کا تذکرہ ہو تو الزام صرف اور صرف پروفیسر ساجد میر اور مرکزی جمعیت پر لگتا ہے؟؟ سوال یہ بھی ہے کہ اگر مرکزی جمعیت کی جانب سے معاشرے میں دعوت وتبلیغ اور اثر و رسوخ بڑھانے کے حوالے سے کوئی کمی کوتاہی رہ گئی ہے تو دن رات مخالفت کا راگ الاپنے والے مسلک کی نمائندگی کے ان دعویداروں کو کس نے روک رکھا ہے۔ وہ معاشرے میں کتاب و سنت کی تعلیمات نافذ کرنے کے لئے اپنا کردار کیوں ادا نہیں کر رہے۔ سینٹ کی ایک سیٹ کے لئے جماعت کو گروی رکھنے اور آستانہ رائیونڈ پر جھکانے کے الزامات لگانے والوں کو چاہیے کہ ذرا اپنی کارکردگی بھی تو بتائیں۔ دس بارہ سال سے یہ ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے لیکن سوال یہ ہے کہ اس عرصے میں وہ شخصیات کیا ملک بھر میں اپنا جماعتی نظم بنا پائی ہیں۔ ملک تو دور کی بات کیا صرف کسی ایک صوبے میں ان کا سیٹ اپ موجود ہے۔ صوبہ بھی بڑی بات کیا وہ کسی ایک شہر میں اپنی بھرپور نمائندگی کو ثابت کر سکتے ہیں' حتی کہ اپنے اپنے مخصوص ایک ایک مدرسہ کے علاوہ کوئی ایک بھی دوسرا ادارہ بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں.....؟

سوال تو یہ بھی ہے کہ کیا ملک بھر میں موجود علمائے کرام میں سے صرف چند کو ہی اپنا ہم خیال بنانے میں کامیاب ہوئے ہیں یا اگر کوئی کسی وجہ سے ساتھ آ بھی گیا تھا تو اسے بھی دور کر دیا گیا ہے۔ جناب عالی! کوئی تقریر کے لئے بلائے یا پھر مخصوص لوگوں کی نجی محفلوں میں الزامات لگانا تو بہت آسان سا کام ہے لیکن کارکردگی کو ثابت کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔ یہ کتنا عجیب سا لگتا ہے کہ آپ نمائندگی کے دعویدار تو دھڑلے سے ہوں لیکن ذمہ داریوں سے منہ چھپائیں۔ ایسے میں صرف انا پرستی اور خاندانی تعلق کی بنا پر متاثر کرنے کے دعوے کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ یہ خواہش رکھنا کہ کیونکہ میرا تعلق فلاں شخصیت کے خاندان سے ہے اس لئے قیادت کا حق بھی میرا ہی ہے جبکہ معاشرے میں محنت کرتے اور جماعت کی مضبوطی اور اتحاد و اتفاق کے لئے کردار ادا کرنیوالوں ، ملک بھر میں مساجد و مدارس کا جال پھیلا دینے والوں اور بیرون ممالک میں تعلقات بنا کر جماعت کے لئے مفید بنانے والوں کی کوئی بھی حیثیت نہیں.....؟!

محنت' مقبولیت یا خاندانی تعلق

کیا کوئی امیر محترم سینیٹر ساجد میر کے بچوں کے نام بتا سکتا ہے؟ - میرا دعوی ہے کہ بہت سے اہم جماعتی عہدیداران بھی ان کے نام تک سے بھی واقف نہیں ہوں گے۔ کہاں ان کو اپنی سیاسی و جماعتی مسند کے لیے تیار کرنا!! ناظم اعلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کے خاندان کے پاس اس سے پہلے کونسا عہدہ تھا؟ پنجاب و بلوچستان کے

امراء نے کس خاندانی تعلق کی بنا پر یہ عہدے حاصل کئے؟ یہ سب سوالات ہیں کہ جن کے جوابات ضرور پتہ کرنا۔ حاملین کتاب وسنت کو تو خوش ہونا چاہیے کہ ان کی نمائندہ جماعت کی بنیاد ایسی بنائی جارہی ہے کہ جس میں خاندان کی بجائے ذاتی جدوجہد' محنت' قربانیاں اور مقبولیت اہمیت رکھتی ہے۔ یہی تو کسی بھی جماعت کا حسن ہوتا ہے اور یہی اسلاف کی روایت رہی ہے۔ کیونکہ اگر ماضی میں ایسا طرز عمل اپنایا گیا ہوتا کہ قیادت کو خاندانوں تک محدود کر دیا جاتا تو غزنوی خاندان اور مولانا اسماعیل سلفی اور امرتسری خاندان کا کیا کم حق بنتا تھا۔ ہمارے آئیڈیل علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید نے بھی تو ذاتی انتھک محنت' جرأت و بہادری اور قربانیوں سے جماعت میں مقام بنایا تھا۔ ان کی لازوال قربانیوں اور خلوص کے سامنے کسی خاندان کے کسی دعوے اور حق کو پذیرائی نہ مل سکی۔ تو جناب جو اصول اس وقت لاگو ہوا اسے بعدازاں کیوں جھٹلایا جارہا ہے۔ کسی خاندان سے تعلق اور وراثت کا دعوی کرکے الگ گروہ بنا لینا تو بہت ہی آسان سا کام ہے۔ مشکل تو یہ ہے کہ بھری جماعت میں اپنی صلاحیت' مقبولیت اور قائدانہ صلاحیتوں کا لوہا منوایا جائے۔ یہی ہمارے اسلاف کی روایت رہی ہے۔ جماعت سے دور ہو کر دعویدار بننا یا ہمدردی اور اپنے بزرگوں سے لوگوں کی محبت وعقیدت کو کیش کرانے کی کوششیں کرنا کچھ زیادہ قابل تعریف کارنامہ تو نہیں۔ ویسے بھی اگر کوئی ایسا اصول بنا لیا جائے تو یہ جماعت کے لئے تباہ کن ثابت ہوگا کیونکہ پھر کوئی بھی قابل اعتماد طریقے سے محنت نہیں کرے گا' کوئی کارکن قربانی نہیں دے گا کیونکہ یہ بات عام ہوگی کہ یہاں قیادت صرف خاندانی بنیاد پر منتقل ہوتی ہے۔

قصہ ایک سینٹ سیٹ کا!

کچھ لوگوں کا جماعت پر سب سے بڑا اعتراض یہ بھی ہے کہ انہیں امیر محترم کے بار بار سینیٹر منتخب ہونے پر شدید تحفظات ہیں۔ ان میں سے کئی ایک کا مسئلہ تو صرف اور صرف یہ ہے کہ ''وہ خود سینیٹر نہیں'' حالانکہ انہوں نے ایک آمر کے زیر سایہ بننے والی کٹھ پتلی حکومت میں بھرپور کوشش بھی کی تھی اور تو اور وہ اسی مقصد کے لئے ''قاتل نواز شریف'' سے خفیہ ملاقاتیں بھی کرتے رہے۔ میرا خیال ہے کہ اگر ماضی کے ان واقعات کا تذکرہ چھیڑا جائے کہ یہ سیٹ کس کے لئے دی گئی تھی اور نواز شریف کے پروفیسر ساجد میر کے انتخاب پر کس قدر تحفظات تھے تو بات ذرا لمبی ہو جائے گی۔ مختصر یہ کہ سینٹ کی سیٹ میاں فضل حق مرحوم کو دی گئی تھی لیکن بعدازاں جماعت کے متفقہ فیصلے کی روشنی میں پروفیسر ساجد میر کو منتخب کرایا گیا۔ اس بار بھی امیر محترم نے سینٹ کے لئے جماعت کے ہی دو رہنماوں کے نام پیش کئے تھے لیکن ملک کے مخصوص سیاسی حالات کے باعث نواز لیگ نے امیر محترم کو خود ہی امیدوار بننے پر مجبور کیا۔ حقیقت یہی ہے کہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے اس بار منتخب ہونے کے بعد واضح الفاظ میں کہا کہ نہ تو کبھی سینٹ سیٹ کا مطالبہ کیا گیا اور نہ ہی اسے کبھی مسلکی و جماعتی مفاد کی راہ میں رکاوٹ بنایا گیا۔ ملک کے ایوان بالا میں نمائندگی ہونا جماعت کے لئے مفید ثابت ہوتا ہے۔ صرف یہی وجہ ہے کہ جماعت کے امیر کے طور پر پروفیسر ساجد میر شوریٰ وعاملہ کی مشاورت سے ہی اسے قبول کرتے ہیں۔ یہ جماعت کی سیاسی سرگرمیوں کا ایک پہلو ہے نہ کہ جماعت کا مکمل تعارف۔۔ جیسا کہ بعض احباب کرانے کی کوشش کرتے ہیں۔

سیاسی اتحاد کے حوالے سے غلط فہمیاں اور اشکالات:

مرکزی جمعیت اہلحدیث کے سیاسی اتحاد کے حوالے سے بھی بعض حلقوں کی جانب سے شدید ترین پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ اس معاملے کی ایک صورت تو یہ بات سمجھنا ہے کہ ایک دینی سیاسی جماعت کے طور پر کیا مرکزی جمعیت کو اتحاد کرنا بھی چاہیے کہ نہیں اور اگر کرنا چاہیے تو ایک ایسی جماعت جس کی زیادہ تر طاقت صوبہ پنجاب میں ہو تو اسے کس جماعت کے قریب ہونا چاہیے؟ یہ ایک اہم ترین سوال ہے کہ جماعت کی موجودگی اور اس کے کارکنان اور ان سے متعلقہ انتظامی وسرکاری ضروریات زیادہ تر پنجاب کے متعلق ہیں جبکہ اس کے ساتھ ساتھ اتحاد کرتے وقت متعلقہ جماعت کے رہنماوں کے نظریہ پاکستان، دوست ممالک اور دینی حلقوں کے متعلق کردار و خیالات کا بھی جائزہ لینا چاہیے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث کی قیادت ان سب امور پر گہرے غور وخوض کے بعد ہی مرکزی عاملہ وشوریٰ کی مشاورت وتصدیق سے مسلم لیگ نواز کے ساتھ اتحاد کرتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس اتحاد کو دینی حلقوں پر کبھی بھی ترجیح نہیں دی گئی کیونکہ مجلس عمل کے دور میں اس کا بھرپور ساتھ دیا گیا۔ اس سیاسی اتحاد کو اپنا موقف پیش کرنے کی راہ میں کبھی بھی رکاوٹ نہیں بننے دیا گیا۔ امیر محترم نے اکیسویں ترمیم کے استعمال کے حوالے سے حکومتی پالیسیوں کو کھل کر تنقید کا نشانہ بنایا۔ ایک دوست عرب ملک پر نواز لیگ کے وفاقی وزیر کی تنقید کے خلاف شدید احتجاج کے ساتھ ساتھ اس کی برطرفی کا مطالبہ بھی کیا گیا۔

اس معاملے کو سمجھنے کی ایک دوسری صورت یہ بھی ہے کہ کیا واقعی مسلم لیگ نواز کے ساتھ اتحاد مسلکی دعوت کے پھیلاؤ اور جماعتی کارکردگی پر اثر انداز ہوا ہے۔ ہم چند سوالات کے جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث بنیادی طور پر ایک دعوتی اور تبلیغی جماعت ہے جس کا مقصد قرآن و حدیث کی تعلیمات کو معاشرے میں عام کرنا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا سیاسی اتحاد کے باعث یہ بنیادی کام متاثر ہوا ہے؟ کیا نواز لیگ کی قیادت مسلکی نظریات کو بدلنے کا مطالبہ کرتی ہے؟ کیا کبھی مسلم لیگ کی جانب سے سلفی مدارس کا نصاب بدلنے کی بات ہوئی ہے؟ کیا جماعتی جلسے جلوسوں اور دینی پروگرامز کے انعقاد کی فیصلہ سازی نواز لیگ نے اپنے ہاتھ میں لے رکھی ہے؟ کیا اہلحدیث مساجد و مدارس کی تعمیر وتوسیع کے لئے مسلم لیگ کی اجازت لی جاتی ہے؟ کیا مرکزی عاملہ وشوریٰ کے اجلاسوں میں نواز لیگ کے نمائندے موجود ہوتے ہیں کہ جو فیصلوں پر اثر انداز ہوں؟ کیا مسلکی کتب وتقاریر کی اشاعت کو روکنے کے احکامات ملے ہیں؟ کیا مرکزی قائدین اپنے کارکنان و احباب جماعت سے ملنے کے لئے شریف برادران کی اجازت کے پابند ہیں؟ کیا جماعتی عہدے نواز لیگ کی مشاورت سے نامزد کئے جاتے ہیں؟ اگر ایسا کچھ بھی نہیں تو پھر ان الزامات کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے۔ ایسے ہی کئی سوالات ہیں کہ جن کے جوابات تلاش کرنے سے ہی ہم اس کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بعض حلقوں کی جانب سے اس حوالے سے اعتراضات اور من گھڑت پروپیگنڈے کی کیا حیثیت ہے؟

میرا خیال ہے کہ جماعتی معاملات سے معمولی سی آگاہی رکھنے والا کوئی بھی فرد اس بات کی گواہی دے سکتا ہے کہ سیاسی اتحاد جماعت کے معاشرتی کردار کا صرف

ایک پہلو ہے جسے صرف اور صرف جماعتی احباب کے مسائل کے حل، ملکی اور انتظامی معاملات میں نمائندگی اور جماعتی عزت و وقار میں اضافے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے نہ کہ ان گھسے پٹے جملوں میں کوئی جان ہے کہ اس کی وجہ سے جماعت کو گروی رکھ دیا گیا ہے یا کچھ بھی نقصان ہوا ہے۔

پرجوش و جذباتی سرگرمیوں کا مطالبہ اور حقائق:

سوشل میڈیا پر اور بعض محفلوں میں ایسے پرجوش اور جذباتی نوجوان اپنے خیالات کا اظہار کرتے پائے جاتے ہیں جن کا مطالبہ ہوتا ہے کہ جماعتی سرگرمیوں کا پرجوش انداز، ہلچل مچا دینے والے جلسے جلوسوں اور دھوم دھام سے نکلنے والی ریلیوں سے اظہار کیا جائے۔ یہ نوجوان طبقہ زیادہ تر علامہ شہید کی تقاریر اور اس دور میں چلنے والی تحریک سے متاثر نظر آتا ہے۔ ان کا بڑا مطالبہ یہی ہے کہ جماعت کو ایک بار پھر جذباتی نعروں والے پرجوش جلسے جلوسوں کی صورت میں اپنی طاقت کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ ان نوجوانوں اور جواں دل احباب کے جذبات اپنی جگہ لیکن شاید ان کو ملکی حالات اور زمینی حقائق کا کچھ زیادہ اندازہ نہیں۔ ایک مخصوصی تحریک کے دوران ایسی جذباتیت کا اظہار ہو جاتا ہے لیکن آخر کار کسی بھی جماعت کو سنجیدگی، نظم کے قیام اور باقاعدہ ورکنگ کی طرف آنا ہوتا ہے۔ کوئی بھی جماعت پرجوش دور کی بجائے سنجیدہ اور مکمل ترتیب شدہ عوامل سے ہی ترقی کرتی ہے۔ دراصل آپ اس ملک میں اکیلے نہیں بستے۔، یہاں مختلف نظریات و خیالات کے حامل طبقات موجود ہیں جو کہ ملکی معاملات میں اپنا اثر و رسوخ بھی رکھتے ہیں۔ کسی بھی جماعت کی جانب سے جذباتیت کا اظہار اس کو کچھ فائدہ دے یا نہ دے لیکن بہت سے حلقوں میں منفی تاثر کا باعث ضرور بنتا ہے۔ پھر اس جماعت کے خلاف بہت سے ادارے اور گروہ سرگرم ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم غور کریں تو اب ملک میں ایسا ماحول نہیں کہ جذباتیت کو فروغ دیا جائے۔ اس کا نقصان بہت سی جماعتیں اٹھا چکی ہیں۔ یہاں تک کہ نعروں اور ترانوں کے ذریعے امریکہ و بھارت کو للکارنے والے بہت سے گروہ اب زلزلہ و سیلاب میں کھانے پکا کر اور دکھی انسانیت کی خدمت کرتے نظر آتے ہیں۔ عسکریت اور جذباتیت کی بنیاد پر دفاع صحابہ کا علم بلند کرنیوالے یا تو بھٹک کر ملک دشمنوں کے ہاتھوں میں کھیل رہے ہیں یا پھر ملکی دفاعی و سکیورٹی اداروں کے زیر عتاب ہیں۔ اس معاملے پر مرکزی جمعیت اہلحدیث کی محتاط پالیسی کی ٹھوس وجوہات ہیں جن کو سمجھنے کے لئے ملکی نظام، دفاعی و سکیورٹی اداروں کا طرز عمل اور ملکی معاملات میں غیر ملکی مداخلت کی سائنس پر غور کرنے کی ضرورت ہے۔

جماعت کے ہمقدم چلیں!

آخر میں معزز قارئین سے صرف اتنی گزارش ہے کہ آیئے ہم لاتعلقی، منفی رویے، اشکالات و اعتراضات کی روش اپنانے کی بجائے کتاب وسنت کی دعوت کو پھیلانے کے لئے ایک ایسی جماعت کا بھرپور ساتھ دیں کہ جس نے دعوت و تبلیغ کے میدان میں اسلاف کی درخشندہ روایات کو زندہ رکھا ہے۔ جبکہ اس کے ساتھ ساتھ جدید ترین ذرائع اور سہولیات کو بھی بھرپور طریقے سے استعمال کیا ہے۔ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہم سب کے لئے ایک بنا بنایا پلیٹ فارم ہے کہ جس کو ہر دوسری جماعت کی طرح ہمہ وقت باصلاحیت و پرخلوص کارکنان کی ضرورت رہتی ہے۔ آیئے اور اپنی صلاحیتوں کو استعمال کر کے کتاب وسنت کی دعوت کو عام کرنے کے لئے اپنا کردار ادا کیجیے۔ دنیا ہمیشہ مثبت سوچ اور پرخلوص محنت کی قدر کرتی ہے اور دین کے کام میں تو جزاء وانعام کا طلبگار بھی تو ذات باری تعالی سے ہی ہونا چاہیے نہ کہ ہم یہ سوچتے رہیں کہ ہمیں کوئی خود چل کر درخواست کرنے آئے، ایک بڑا عہدہ پیش کیا جائے تو پھر ہم کام کا آغاز کریں گے۔ جو باصلاحیت لوگ دور بیٹھ کر پریشان ہوتے ہیں اور ان کے ذہن میں بہت ہی کارآمد منصوبہ جات بھی ہیں تو ان کو چاہیے کہ اپنا خلوص اور قربانی کا جذبہ لیکر ذرا کچھ عرصے کے لئے بے لوث ہو کر ساتھ تو چلیں، حالات خود بخود ان کی قدر و قیمت اور حیثیت کو بڑھا دیں گے۔ کیونکہ لاتعلق رہ کر شاید وہ ساری زندگی اپنی حسرتیں اور خواہشیں دل میں ہی چھپائے رکھیں گے۔ جماعت کے دروازے کسی کے لئے بند نہیں، ایسی بے شمار مثالیں موجود ہیں کہ جن میں بہت سے مخلص کارکنان کسی بھی خاندانی تعلق کے بغیر محض ذاتی کارکردگی اور قربانیوں کے باعث اہم ترین عہدوں پر پہنچے اور معاشرتی اصلاح میں اہم ترین کردار ادا کیا۔ جماعت سے باہر رہ کر اعتراضات کرنے، معاشرے میں قرآن و حدیث کی دعوت کے فروغ کی تمنا رکھنے اور بعض ''ہمہ وقت کے باغیوں'' اور معترضین کے پروپیگنڈے کا شکار بننے سے بہتر ہے کہ جماعت کا بھرپور ساتھ دیں۔ اس میں اپنے لئے ایک کردار متعین کریں اور پھر بھرپور طریقے سے یہ کام کر کے بھی دکھائیں۔ یہ جماعت کسی خاندان کی میراث یا کسی خاص شخصیت سے منسلک نہیں بلکہ یہ دنیا بھر کے حاملین کتاب وسنت کی نمائندگی کرتی ہے۔ فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ خود آپ کے اندر کیا جذبات ہیں، کتنا خلوص موجود ہے اور اس کے اظہار کا کس قدر حوصلہ ہے۔ اگر کسی کو کوئی شخصیت پسند نہیں یا کسی وجہ سے کوئی عہدہ نہیں مل سکا تو اس کو ایک روگ کی طرح پال کر لاتعلق یا مخالف نہیں بننا چاہیے۔ ہمیں تو رضائے الٰہی کے لئے اس دینی کام کو سرانجام دینا ہے، صلہ تو ذات باری تعالی سے لینا ہے۔

آخر میں ایک بار پھر امیر محترم سینیٹر پروفیسر ساجد میر کو ان کی کامیابی پر مبارکباد اور ناظم اعلی ڈاکٹر حافظ عبدالکریم کو جماعت و مسلک کے لئے ان کی خدمات پر خراج تحسین کیونکہ اگر ہم اپنے بڑوں کا ادب نہ سیکھ پائیں تو معاشرے کی اصلاح کے بلند خیالات اور داعی کتاب و سنت کے دعوؤں کی کیا حیثیت۔ اللہ تعالی جماعت کو مزید اتحاد و اتفاق جیسی نعمت سے مالامال فرمائے اور اسے حاسدین کے حسد سے بچائے۔ ملک سمیت دنیا بھر میں بسنے والے حاملین کتاب وسنت کا دینی اور مسلکی فریضہ ہے کہ وہ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے اشاعت دین کے منصوبہ جات میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں۔ ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ وہ قائدین جماعت اور مخلص اکابرین و کارکنان کی ان کاوشوں کو قبول فرمائے اور احباب جماعت کو خالص توحید وسنت کی دعوت عام کرنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔۔ آمین

مبارکباد

❁ مرکزی جمعیت اہل حدیث بلتستان کے امیر مولانا عبدالرحمن حنیف حفظہ اللہ کے صاحبزادہ ڈاکٹر بشیر الرحمن حنیف نے اسلامک انٹرنیشنل یونیورسٹی اسلام آباد سے اپنے تحقیقی مقالہ ''عناية السنة النبوية بالصحة وتطبيقاتها فى العصر الحاضر'' پر ڈاکٹر آف فلاسفی (Ph.D) کی ڈگری حاصل کی ہے۔ اس اعزاز پر ہم انہیں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔ (ادارہ)

اخبار الجماعۃ

تحفظ حرمین شریفین

حرمین شریفین کا تحفظ ہر مسلمان پر واجب ہے۔ کسی کو ان مقدسات کی بے حرمتی کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ سعودی عرب ہمیشہ پوری ملت اسلامیہ کے جذبات کا احترام کرتا رہا ہے اور تمام مسلمانوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ انہیں برابری کی بنیاد پر حرمین شریفین میں عبادت کرنے کی اجازت ہوتی ہے۔ لیکن سعودی حکومت کسی کو حرمین شریفین کے امن وامان خراب کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ایسے شر پسند عناصر پر آہنی ہاتھ رکھتی ہے۔ ان خیالات کا اظہار سیکرٹری جنرل وفاق المدارس السلفیہ چودھری یٰسین ظفر نے علماء اور عمائدین کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ ایک عرصہ سے یمن میں حوثی قبائل کے لوگ ایران کی آشیر باد سے فتنہ وفساد پھیلا رہے ہیں اور اقلیت میں ہونے کے باوجود بغاوت پر اتر آئے ہیں۔ صنعاء میں حالات خراب کرنے کے بعد باقی شہروں کا رخ کیا گیا۔ جس سے سعودی عرب کو بھی خطرات لاحق ہوئے۔ لہٰذا خادم الحرمین الشریفین نے بعض برادر اسلامی ممالک کو اعتماد میں لیا اور دہشت گرد تنظیم الانصار کے خلاف فوجی کاروائی کا فیصلہ کیا گیا۔ ''جن کی ایران واضح طور پر پشت پناہی کر رہا ہے۔'' سعودی عرب اپنا دفاع خود کرنے کی بھرپور صلاحیت رکھتا ہے۔ کسی کو ہمت نہیں کہ وہ اپنے ناپاک قدم حرمین شریفین کی طرف اٹھائے۔ اگر حکومت پاکستان اس مسئلہ میں سعودی حکومت کی مدد کرتی ہے تو یہ عین ایمان کا تقاضا ہے۔ بلکہ پاکستانی افواج کے لیے یہ شرف اور اعزاز کی بات ہوگی۔ اجلاس میں مولانا نجیب اللہ طارق، مولانا محمد یونس بٹ، مفتی عبدالحنان، مولانا محمد ادریس اور مولانا محمد ارشد نے بھی خطاب کیا۔

(شعبہ نشر واشاعت جامعہ سلفیہ فیصل آباد)

مسجد توحید اہل حدیث نواں لاہور کا افتتاح

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس تحصیل گوجرہ کے زیر انتظام مؤرخہ 22 مارچ 2015ء بروز اتوار بوقت نماز ظہر مرکز و مسجد توحید اہل حدیث کا افتتاح زیر نگرانی جناب محمد ایوب سجاد سینئر نائب ناظم تحصیل گوجرہ ہوا۔ افتتاحی تقریب میں مولانا سجاد ربانی، مولانا غلام مرتضیٰ عابد، مولانا افتخار احمد، محمد یٰسین انصاری، ڈاکٹر عبدالرحمٰن، محمد یونس، ڈاکٹر عبدالحمید و دیگر احباب نے شرکت کی۔

خصوصی خطاب مولانا عبدالجبار سلفی آف بورے والا نے کیا۔ مرکز و مسجد توحید اہل حدیث کی تعمیر میں حاجی عبدالرزاق، محمد یوسف، قاری عبدالغفار عابد، ڈاکٹر شیر احمد، ظہور الحق تبسم، حبیب الرحمٰن، محمد افضل، محمد ایوب نمبردار و دیگر احباب نے خصوصی تعاون فرمایا۔

رپورٹ: اعجاز احمد، ناظم شعبہ نشر واشاعت تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ

ضرورت رشتہ

سعودی عرب میں اے سی ٹیکنیشن ماہوار تنخواہ تین ہزار ریال (تقریباً 80,000 روپے) کے لیے خوبصورت و نیک سیرت لڑکی کا رشتہ درکار ہے۔ ذات پات کی کوئی قید نہیں۔

منجانب: حافظ عبدالغفور ناظم ضلع سرگودھا

0301-6719756

۱۷ویں سالانہ دوروزہ قرآن وسنت کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس تحصیل شورکوٹ کے زیر اہتمام 17ویں سالانہ دو روزہ قرآن وسنت کانفرنس وتقریب تکمیل صحیح بخاری 10، 11 اپریل 2015ء بروز جمعۃ المبارک وہفتہ جامعہ تعلیم القرآن والحدیث کوٹلہ محمد ظریف خاں شورکوٹ سٹی میں منعقد ہو رہی ہے جس میں ملک کے جید علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔

نوٹ: تقریب بخاری شریف بروز ہفتہ بعد نماز عشاء شروع ہوگی۔

منجانب: قاری محمد حمزہ مکی پرنسپل جامعہ ہذا

0333/0306-7682635

فاروقہ ضلع سرگودھا میں تبلیغی پروگرام

14 مارچ بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مرکزی جامع مسجد مبارک اہل حدیث بستی کلیار ضلع سرگودھا میں تبلیغی واصلاحی پروگرام ہوا۔ جس میں مولانا شفیق الرحمٰن صاحب یزدانی نے عظمت قرآن پر پُر اثر خطاب فرمایا۔ بعد ازاں مولانا حافظ محمد یونس آزاد (خطیب لاہور) نے عظمت انسان پر لنچشین خطاب فرمایا۔ عوام ان کے خطاب سے بے حد متاثر ہوئے۔

منجانب: حافظ عبدالغفور ناظم ضلع وخطیب مسجد ہذا

سیرت النبی ﷺ کانفرنس

مرکزی جمعیت اہل حدیث واہل حدیث یوتھ فورس سیکٹر ترکھنی بنگلہ کے زیر اہتمام سیرت النبی ﷺ کانفرنس 23 مارچ 2015ء کو 50/E.B عارفوالا میں منعقد ہوئی جس میں مولانا ثناء اللہ بہاولنگر، قاری عبدالرزاق طاہر اور حافظ محمد اقبال قصوری نے خطابات فرمائے۔ اسٹیج سیکرٹری قاری بلال شاد تھے۔

منجانب: قاری بلال شاد نائب صدر A.Y.F عارفوالہ

اپیل دعائے صحت

گذشتہ دنوں مولانا نور اللہ واثق (سیالکوٹ) روڈ ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے۔ قارئین کرام ان کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کی صحت، علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ آمین!

دعا گو: (مولانا) جار اللہ ضیاء سرپرست فیروز وٹواں

انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا عبدالرحمٰن سلفی کو صدمہ!

جامعہ تعلیم الاسلام مامونکانجن کے نائب شیخ الحدیث فاضل مدینہ یونیورسٹی مولانا عبدالرحمٰن سلفی کی والدہ محترمہ 22 مارچ 2015ء بروز اتوار قضاء الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ کی نماز جنازہ مغرب کے بعد مولانا محمد افضل صاحب نے پڑھائی۔ جامعہ کے طلبہ، اساتذہ اور کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں، اللہ تعالیٰ ان کے صالح اعمال قبول فرمائے، تمام لغزشوں سے درگزر فرمائے۔ قارئین اہل حدیث سے دعاء مغفرت کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمائے، لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: انتظامیہ، اساتذہ وطلبہ جامعہ تعلیم الاسلام مامونکانجن

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع راجن پور کے سینئر نائب ناظم مولانا حافظ عبداللہ نصرت مہدی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ مولانا عبدالرحمٰن شاہ نے پڑھائی، نماز جنازہ میں ضلعی امیر مولانا محمد یٰسین راہی، قاری عبدالرحیم کلیم ڈی جی خاں، قاری محمد یحییٰ ساجد، مولانا مشتاق احمد ڈوڈھی، سید عبدالرحیم شاہ اور مولانا محمد اسماعیل ساجد سمیت بڑی تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی اور مرحوم کی جماعتی ودینی خدمات پر روشنی ڈالی اور خصوصی دعائیں کیں۔

شریک غم: حافظ عبدالرحمٰن سلفی، ناظم ضلع راجن پور

پسروری برادران کو صدمہ!

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے ایڈیشنل سیکرٹری جنرل رانا محمد شفیق خاں پسروری' حافظ خلیق خاں پسروری' ناظم ذیلی تنظیمات کے بہنوئی اور رانا عصمت اللہ خاں پسروری' رانا سفیان خاں پسروری' رانا لقمان خاں پسروری (پیغام ٹی وی) کے والد محترم حرکت قلب بند ہو جانے سے انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ مولانا خالد بن بشیر مرجالوی نے پڑھائی جبکہ جنازہ میں مختلف طبقہ ہائے فکر کے لوگوں' جماعتی ذمہ داران وکارکنان اور سیاسی وسماجی شخصیات کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ مرحوم نیک طینت' ملنسار' پابند صوم وصلوٰۃ اور شب بیدار شخص تھے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں کو معاف فرمائے اور انہیں اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین! (ادارہ)

محمد عمران مجاہد کو صدمہ!

29 مارچ 2015ء کو محمد عمران مجاہد اکاؤنٹنٹ مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ لاہور کا کمسن بھانجا بجلی کا کرنٹ لگنے سے مانانوالہ میں انتقال کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! اسی روز شام کو ان کی نماز جنازہ حافظ عبدالشکور ترمذی نے پڑھائی اور مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل اور اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ ادارہ مجاہد صاحب کے صدمہ میں شریک ہے۔ (ادارہ)

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ — مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفاخانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ''**جوہر نایاب**'' تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفاخانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

مرکزی جمعیت اہل حدیث کویت کے رہنما قاری عبدالمنان طور کی والدہ محترمہ اور مولانا محمد صدیق کی بیوہ 23 مارچ کو انتقال فرما گئیں۔ مرحومہ نیک اور صالح خاتون تھیں۔ نماز جنازہ ابوالاحتشام امیر حمزہ حماد طور نے پڑھائی' نماز جنازہ میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی' انہیں ان کے آبائی گاؤں چک نمبر 422 گ۔ب کنوکر پالہ تاندلیانوالہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کی بشری لغزشوں کو معاف' جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

منجانب: عبدالرحیم قریشی' ناظم دفتر پنجاب

جامعہ دارالقرآن والسنہ للبنات دھلے گوجرانوالہ کے بانی حاجی محمد بشیر 16 فروری کو انتقال کر گئے' انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم نیک سیرت اور دین حنیف کے خادم انسان تھے۔ جامعہ کی تعمیر وترقی اور دیکھ بھال میں محترمہ باجی جمیلہ بشیر صاحبہ نے بڑا ساتھ دیا۔ قارئین کرام مرحوم کی مغفرت اور باجی جان کے لیے صبر جمیل کی دعا کریں۔

منجانب: اراکین جامعہ دارالقرآن دھلے۔ گوجرانوالہ

گذشتہ دنوں مرکزی جمعیت اہل حدیث جڑانوالہ کے رہنما ماسٹر بارک اللہ (۲۳ گ ب) کی اہلیہ قضائے الٰہی سے وفات پا گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کی نماز جنازہ مولانا عتیق اللہ سلفی صاحب نے پڑھائی۔ مرحومہ نیک سیرت اور صوم وصلوٰۃ کی پابند تھیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: عبداللہ عابد بلوچ ۶۹ گ۔ب ملکی جڑانوالہ

سائقین قراءت قرآن کے لیے خوشخبری

حضرت المقری قاری محمد ادریس العاصم حفظہ اللہ کی زیر صدارت ۱۶ مارچ بروز سوموار قراء کرام کا بڑا اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل فیصلے کیے گئے: ① 3 مئی 2015ء بروز اتوار صبح 8 بجے تا نماز عصر آل پاکستان اہل حدیث قراءت کانفرنس ہوگی۔ ② سہ ماہی مجلہ العاصم کا اجراء ③ ضلعی اور شہری سطح پر اساتذہ کے لیے تربیتی ورکشاپس

نوٹ: پاکستان میں پھیلے ہوئے حضرت الشیخ صاحب کے شاگرد کانفرنس میں شرکت کے لیے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ مجلہ اور تربیتی ورکشاپ کے لیے قاری ابوبکر العاصم صاحب سے رابطہ کریں۔

المعلن: عنایت اللہ ربانی کاشمیری

ربانیہ اسلامک سنٹر' گوجرانوالہ 0300-6937340

پروفیسر جناب محترم صاحب
سینیٹر ساجد میر
حفظہ اللہ
اور
ڈاکٹر حافظ عبدالکریم
جناب محترم صاحب
حاجی عبدالرزاق
کو سینیٹر منتخب ہونے پر
اور مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ایک بار پھر بلامقابلہ امیر منتخب ہونے پر
کو مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے بلامقابلہ علی الترتیب ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے
ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں
منجانب
رستم عثمانی
امیدوار قانون ساز اسمبلی
حلقہ نمبر 1 ضلع کا گھیے گلگت بلتستان
0341-8130189
دارالکین عوامی ایکشن کمیٹی یونین کونسل نمبر 1 ضلع کا گھیے گلگت بلتستان

Al-Fatah
Loud Speaker Amplifier
الفتح ایمپلی فائر لاؤڈ سپیکر
نیو ایمپلی فائر کی بہترین ورائٹی دستیاب ہے
ہمارے ہاں نئے و پرانے ایمپلی فائر، یونٹ، مائیک، ہارن، طوطی ہارن، سٹینڈ، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعائت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ مکینک کے پاس تشریف لائیں۔
پروپرائیٹر محمد عثمان
Mob:0321-7432246
Mob:0334-7967107
Ph:055-4230167
نیائیں چوک نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

خدمات قرآن وحدیث میں مکتبہ قدوسیہ کی اوّلیات

تفسیر ابن کثیر

از قلم: امام حافظ ابوالفداء عماد الدین ابن کثیر رحمہ اللہ

تقسیم ہند سے قبل مولانا محمد جونا گڑھی کے اصل نسخے سے کمپوز شدہ

- ✓ قرآن کریم کا انتہائی خوبصورت متن
- ✓ کتاب کی خوبصورتی کے لئے قرآن کریم کا متن ہر صفحے کے اوپر دیا گیا ہے۔
- ✓ مضمون کے مطابق عنوان بندی اور پیراگرافی کا اہتمام
- ✓ آیات اور احادیث کی تخریج کیساتھ احادیث پر صحت اور ضعف کا حکم لگا دیا گیا ہے۔
- عالم اسلام کے نامور محدث علامہ ناصر الدین البانی، ڈاکٹر شعیب الارناؤوط کی تحقیقات سے استفادہ
- ۴۰۰ سے زائد صفحات کے اضافے کے باوجود مکتبہ قدوسیہ کی روایت کے مطابق قیمت نہایت مناسب

۵ جلدوں پر مشتمل

رعایتی قیمت: -/1800 روپے

اصح الکتب بعد کتاب اللہ

صحیح بخاری

حضرت مولانا محمد داؤد راز رحمہ اللہ

کے قلم سے فرامین نبوی کے صحیح ترین مجموعے کی لاجواب تشریح

تدوین حدیث، اصول حدیث، مقام حدیث اور حجیت حدیث کی وضاحت اور منکرین حدیث کے اشکالات کے رد میں جامع مقدمہ ◉ اختلافی مسائل میں فریقین کے دلائل اور ان کا انصاف پسندانہ تجزیہ ◉ فتح الباری عون المعبود، تحفۃ الاحوذی اور مرعاۃ المفاتیح وغیرہ شروحات سے منتخب علمی فوائد

متفرق اجزاء میں منتشر ترجمہ وشرح پہلی مرتبہ یکجا

۱۵۰ صفحات پر مشتمل جامع مقدمے کے ساتھ

جمع وترتیب: عمر فاروق قدوسی

۸ جلدوں پر مشتمل

گولڈن ڈائی دار جلد ◉ عمدہ کاغذ ◉ عام وخاص ایڈیشن دستیاب ہے

اعلیٰ ایڈیشن -/2800 روپے عام ایڈیشن -/2400 روپے

رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ ◉ اردو بازار ◉ لاہور ◉ پاکستان Tel: 42-37351124 , 0321-4460487 E-mail: maktaba_quddusia@yahoo.com

پیر سٹار

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر اینڈ ساؤنڈ سسٹم

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

ہوا پر ائیٹر: ایم اکرام مغل (ماسٹر مکینک)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہیوی، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد روڈ چوک نیا نمیں نزد فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

الکرم لاؤڈ سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤڈ سپیکر کی عمل ورائی دستیاب ہے۔

ٹاپ کی کارکردگی ہے

ایمپلی فائیر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیا نمیں گوجرانوالہ

فون نمبرز: 055-4212804,4226706-0300-6430029

محمد ذیشان ربانی 0343-6007696

گولڈن

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

ایمپلی فائیر لاؤڈ سپیکر (رجسٹرڈ)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائیر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

ہیوی، مائیک ہارسٹینڈ اور متعلقہ سپیکر پارٹس اور مرمت کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے۔

مساجد کے لئے خصوصی رعایت

امپورٹڈ U.P.S بھی دستیاب ہیں۔

چوک نیا نمیں نزد سٹی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

عمل ایمپلی فائر خود تیار کردہ دستیاب ہیں۔

ٹاپ کی کارکردگی ہے

اعصاب اور مردانہ امراض کیلئے بہترین آزمودہ نسخہ

مکمل علاج، مکمل خوراک

فیضؐ

قیمت 3000 روپے
وزن 600 گرام

معجون قوتِ اعصاب زعفرانی

33 اجزاء کا اکسیر مرکب

☆ خوشگوار زندگی کے لمحات مزید پر کیف
☆ اعضائے خاص کی تمام بیماریوں میں مفید
☆ قوت خاص اور امساک کے لئے نادر نسخہ
☆ ہضم کی درستگی اور پیدائش خون میں اضافہ کا ضامن
☆ جریان، احتلام، ہڈیوں، پٹھوں کی کمزوری اور تھکاوٹ کیلئے مفید

زعفران	جائفل	ناگرموتھ	مغز بندق	آرد خرما	جوہر آہن
مصطگی	جلوتری	تج	مغز بنولہ	سنگھاڑا	کشتہ چاندی
مروارید	دارچینی	اکر	الائچی خورد	بیخ کاکنج	شکوفہ اذخر
ورق طلاء	لونگ	مائیں	الائچی کلاں	بیخ عشق پنجہ	33 اجزاء
ورق نقرہ	گوند کیکر	جڑ مونگے	ترنجبین	مالچھڑ	
مغز چلغوزہ	مغز بادام	رس کٹوائی	بہمن سفید	گوند کتیرہ	

معجون تسکین دل

دل کے تمام امراض کے لیے مفید ہے۔

- دل کے درد، شریانوں کی بندش، دل کی کمزوری، دل کی گھبراہٹ
- دل کا بے ترتیب اور تیز چلنا، بلڈ پریشر کا کم یا زیادہ ہونا اور دل کے دیگر امراض کی اصلاح کرتا ہے۔
- جگر و معدہ کی اصلاح کر کے نیا خون پیدا کرتا ہے۔
- عام جسمانی کمزوری میں بھی انتہائی مؤثر اور مفید ہے۔

قیمت 1200 روپے

وزن 500 گرام

آب سیب	آب انار	آب ادرک	ورق نقرہ	تخم خربزہ
آب بہی	آب لیمن	شہد خالص	بہمن سفید	عود ہندی
زعفران	مروارید	ورق طلاء	کشنیز	بادرنجبویہ
ابریشم	گل سرخ	گل نیلوفر	تخم کاہو	دروج عقربی
صندل سفید	طباشیر	آملہ	جوہر مرجان	مغز تربوز
گل وبخی	الائچی خورد	کہربا شی	بہمن سرخ	

فیضؐ FOODS سٹار پلازہ ڈی گراؤنڈ پیپلز کالونی فیصل آباد

پاکستان بھر میں

نبی ہوم ڈلیوری

0314-3085577

نظریہ مفرد اعضاء

نظریہ مفرد اعضاء واضح کرتا ہے کہ ایک وقت میں مرض ہمیشہ ایک عضو رئیس کے خلیوں میں ہوتا ہے باقی اعضائے رئیسہ کے خلیات میں اُسکے اثرات ہوتے ہیں۔ علاج بھی اُسی بیمار عضو کا ہونا چاہیے کامیاب علاج کیلئے بیک وقت تین طریقے اپنانے ہوتے ہیں پہلا یہ کہ علاج باالتدبیر کیا جائے یعنی جسمانی اور نفسیاتی طور پر مناسب ماحول مہیا کیا جائے دوسرا یہ کہ موافق غذا سے بیمار عضو رئیس کی نشوونما کی جائے۔ تیسرا یہ کہ موافق مفردات، مرکبات سے بیمار عضو رئیس کی حالت تسکین کو حالت تحریک میں لا کر صحت بحال کی جائے چنانچہ اسی طریق پر درج ذیل 15 روزہ کورسز تیار کیے ہیں ان سے شفاء کاملہ وعاجلہ ہوگی انشاء اللہ۔

میرا طبی پس منظر یہ ہے کہ فاضل الطب والجراحت مستند درجہ اوّل ہوں 2 ایوارڈ اور 1 گولڈ میڈل لے چکا ہوں طبیہ کالج کا سابقہ لیکچرار ہوں مختلف دواساز اداروں کا ناظم اعلیٰ اور مختلف اجتماعات پر بطور حکیم بے شمار مریضوں کا علاج کر چکا ہوں۔ میرے تیار کردہ طبی کورسز میں کوئی نشہ آور کوئی زہریلی کوئی ایلو پیتھک دوائی نہیں ہے۔

جس لیبارٹریز سے چاہیں چیک کرالیں۔ ہمارے 15 روزہ کورسز درج ذیل ہیں

اعضاء کا پھٹنا	پتھری	شوگر	گنگرین	بے اولادی	کمر درد	دبلا پن	ٹیپا ٹائٹس
کالی کھانسی	سلسل البول	اولاد نرینہ	بواسیر	وجع المفاصل	صفح و کزاز	بال سفید ہونا	استسقاء
ہچکی	سوکڑا	بول بستری	خونی پیشاب	تحجر المفاصل	مہرے ہل جانا	بال چر	کمی بارمونز
آنتوں کے زخم	چنبل	بولنا بند ہونا	امراض مردانہ	گیٹھیا	الرجی	بال گرنا	ہیموفیلیا
سنگ ہنی	موٹاپا	نقطیر البول	امراض زنانہ	نقرس	برص	گنجا پن	کمی حیوانات
خروج الاعضاء	اوجاعی	پراسٹیٹ گلینڈز	اٹھرا	عرق النساء	رسولیاں	کمی خون	عنانت

کورسز بذریعہ ڈاک منگوانے کیلئے رقم پہلے بھیجیں
ملاقات کرنے کیلئے فون پر پہلے وقت لے لیں

میزان بینک سیونگ اکاؤنٹ نمبر
70010101053034
ایزی پیسہ اکاؤنٹ نمبر
03457545119 9
شناختی کارڈ نمبر
35103-1466875-3

رابطہ نمبر دبئی
00971507346751
رابطہ نمبر سعودی عرب
00966592793211
0345-7545119
0313-7545119

Email:hakeemkarimbhti@hotmail.com حکیم حاجی عبدالکریم بھٹی نئی منڈی حبیب آباد تحصیل پتوکی ڈویژن لاہور

ھدیہ تبریک

پروفیسر سینیٹر جناب محترم ساجد میر صاحب حفظہ اللہ

امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

ڈاکٹر حافظ جناب محترم عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ

ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

حاجی جناب محترم عبدالرزاق صاحب حفظہ اللہ

ناظم مالیات مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان

کو بلا مقابلہ منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

ھدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

منجانب **چوہدری بشیر احمد** امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث شہر گجرات **محمد یحییٰ واہلہ** ناظم مرکزی اہلحدیث شہر گجرات

سینیٹر بننے پر
اور مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ایک بار پھر بلامقابلہ امیر منتخب ہونے پر
پروفیسر سینیٹر جناب محترم ساجد میر صاحب حفظہ اللہ
اور
ڈاکٹر حافظ جناب محترم عبدالکریم فضیلۃ الشیخ صاحب حفظہ اللہ
کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر
حاجی جناب محترم عبدالرزاق صاحب حفظہ اللہ
کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر

اس کے علاوہ

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب، میاں محمود عباس صاحب اور مولانا مبشر احمد مدنی صاحب کو

بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب نامزد ہونے پر

بہت بہت مبارک باد

منجانب

سیّد محمد سبطین شاہ نقوی

المدیر العام جامعۃ امام بخاری اہل حدیث
مقام حیات سرگودھا 0300-9600128

علوم اسلامیہ کی عظیم دینی درسگاہ

جامعہ محمدیہ اہل حدیث خانپور

39 ویں سالانہ

سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس

سہ روزہ

کی شاندار بے مثال تاریخی کامیابی پر

کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے

مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

حافظ جناب مفتی صدیق عامر صاحبزادہ حفظہ اللہ

رئیس جامعہ محمدیہ و صدر اہلحدیث یوتھ فورس جنوبی پنجاب

اظہار تشکر

پیر ابو تراب امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

علامہ جناب ساجد میر صاحب حفظہ اللہ قائد اہلحدیث

ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ اہلحدیث پاکستان

مولانا حافظ شیخ فضیلۃ حضرت محترم

ملک محمد سلیمان صاحب منگلا جناب محترم

چیئرمین بیت المال پنجاب

کے انتہائی مشکور ہیں جن کی خصوصی کاوشوں سے جامعہ محمدیہ اہل حدیث کانفرنس کو پنجاب حکومت سے منظوری ملی جس سے جماعت کو بہت حوصلہ ملا۔ اللہ تعالیٰ ان قائدین کو صحت و عافیت سے نوازے اور ہمیشہ اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین!

منجانب

عطاء الرحمن حقانی (فاضل جامعہ ہذا)

محمد اشفاق سلفی (رکن مجلس شوریٰ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان)

انعام الرحمن (نمائندہ پیغام ٹی وی احمد پور شرقیہ)

اس کے علاوہ

پروفیسر حافظ عبدالستار حامد صاحب، میاں محمود عباس صاحب اور مولانا مبشر احمد مدنی صاحب کو

بالترتیب امیر، ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات پنجاب نامزد ہونے پر

بہت بہت مبارک باد

منجانب ابوالاحتشام قاری حمزہ طور

مدیر ادارہ نصر الائمہ کھیالی بائی پاس۔ گوجرانوالہ

0333-8112611

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بتاریخ **19** اپریل بروز اتوار **29** جمادی الثانی بعد نماز عصر تا عشاء

جماعت غرباء اہلحدیث کے زیر اہتمام

سہ ماہی عظیم الشان

قرآن و حدیث کانفرنس

ایک روزہ ان شاء اللہ

زیر امارت

مولانا شیخ حافظ عبدالرحمن سلفی صاحب حفظہ اللہ

زیر صدارت

فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ مسعود سلفی صاحب حفظہ اللہ

مولانا محمد احمد حسن صاحب

مولانا محمد ادریس سلفی صاحب

مولانا محمد ابراہیم صاحب

مولانا عبدالخالق صاحب

حافظ مولانا زبیر احمد ظہیر صاحب

سابق مدیر اسلامی ماہنامہ محدث لاہور و سیکرٹری جنرل نائب امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث

مولانا محمد انس مدنی صاحب

مولانا محمد اسحاق شاہد صاحب

مولانا عبدالعظیم حسن مدنی صاحب

ڈاکٹر عامر عبداللہ صاحب

حافظ مولانا صہیب شاہد صاحب

مولانا عبدالوکیل ناصر صاحب حفظہ اللہ

مولانا قاری ابراہیم میر محمدی صاحب

تمام احباب و خواتین شرکت کر کے کانفرنس کو کامیاب بنائیں مندرجہ بالا علماء کے علاوہ کراچی و بیرون کراچی کے دیگر ممتاز علماء بھی اجتماع میں شرکت فرمائیں گے ان شاء اللہ الرحمن

زیر انتظام مرکزی دارالامارت شعبہ دعوت و تبلیغ جماعت غرباء اہل حدیث محمدی مسجد محمد بن قاسم روڈ کراچی پاکستان

021-32628102
021-32632827
021-34993313

0302 2466520
0306 2109128
کاشانۂ دستار، عقب المسلم سنٹر، صدر الفرید مرزا، مولانا محمد عثمان مارکیٹ، فون نمبر ۲۷۷۱۲۷۷

بمقام دارالعلوم رحمانیہ رجسٹرڈ 12 اپریل بروز اتوار صبح 9 بجے تا نماز عصر تک

اڈا لاریاں فاروق آباد میں

بانی الجامعات علماء کرام کے محسن ومربی

حافظ عبدالرزاق سعیدی رحمہ اللہ

بسلسلہ حرمت رسول ﷺ کانفرنس فقید المثال

39 ویں سالانہ

عظیم الشان تقسیم اسناد و دستار فضیلت

جامعہ رحمانیہ لبنات

ایمان افروز

جس میں ملک بھر سے مبلغات فاضلات خطابات فرمائیں گی۔ نوٹ تشریف لانیوالی معززات خواتین کیلئے سارا دن کھانے کا وسیع انتظام ہوگا۔ ان شاء اللہ

صدارت: محترمہ جناب بیگم حافظ محمد فیاض صاحبہ لاہور

صدارت: محترمہ جناب بیگم حاجی عبداللطیف صاحب مصطفی آباد

زیر سرپرستی: محترمہ جناب اُمِ خالد محمود صاحبہ

محترمہ جناب ام ابوبکر صاحبہ

محترمہ جناب ام بلال احمد صاحبہ

محترمہ جناب ام عمار صاحبہ

محترمہ جناب ام محمد یوسف صاحبہ

محترمہ جناب بیگم قاری محمد اصغر صاحبہ

محترمہ جناب ام عکاشہ صاحبہ

عظیم خوشخبری

دوسالہ نورانی کورس میں مڈل پاس بچی کو میٹرک اور میٹرک پاس بچی کو ایف اے اور ایف اے پاس بچی کو بی اے تک کی تعلیم دی جائے گی

تعلیمی پروگرام برائے طالبات

مکمل درس نظامی 6 سالہ کورس لحاق وفاق المدارس السلفیہ کی عظیم کامیابی کے ساتھ ساتھ اب مختصر مگر جامع دوسالہ نورانی کورس کا انعقاد کیا گیا ہے۔ جس میں ترجمۃ القرآن بمشکوۃ المصابیح منتخب سورتوں کا حفظ مسنون دعائیں مع ترجمہ وصرف ونحو، اصول فقہ، ادب کے ساتھ ساتھ بی اے کی مکمل تعلیم وتربیت کا انتظام ہے۔

تعلیمی پروگرام برائے طلباء

ادارہ میں طلبا کو حفظ القرآن بالتجوید، ناظرۃ القرآن اور عصری علوم کی تعلیم کے ساتھ ساتھ منتخب سورتوں اور آیات کا ترجمہ مسنون نماز اور دعائیں بھی یاد کروائی جاتی ہیں۔ جامعہ کے تحت پرائمری پاس طلبا کو پرائمری پاس طلباء کو صرف تین سال میں حفظ القرآن کے ساتھ مڈل بورڈ کا امتحان پاس کرانے کا انتظام ہے۔

جامعہ ھذا کا انقلابی قدم صرف 3 سال میں اپنے لختِ جگر کو

حفظ القرآن مع التجوید اور مڈل پاس کروائیں

وفاق المدارس کیطرف سے کامیابی حاصل کرنیوالی طالبات

شہادۃ العالیہ	فاضلات	شہادۃ العالمیہ	ثانویہ الخاصہ	ثانویہ العامہ
10 طالبات	12 طالبات	8 طالبات	10 طالبات	5 طالبات

سکول کیطرف سے کامیابی حاصل کرنیوالی طالبات

BA	FA	میٹرک	مڈل	حفظ القرآن	تدریب المعلمین
4 طالبات	4 طالبات	5 طالبات	6 طالبات	7 طالبات	7 طالبات

جامعات کے تمام شعبہ جات میں داخلہ جاری ہیں

خادم الجامعات حاجی زادہ صاحب

شاہد محمود سعیدی

دارالعلوم رحمانیہ جامعہ رحمانیہ للبنات

اڈا لاریاں فاروق آباد

0333-4278240
0301-4680156
0333-4122329
0334-4074008

کو سینیٹر
بننے پر
اور مرکزی جمعیت
اہلحدیث پاکستان کے
ایک بار پھر بلا مقابلہ
امیر منتخب ہونے پر
پروفیسر
سینیٹر
جناب محترم
ساجد میر
صاحب
حفظہ اللہ
اور
ڈاکٹر
حافظ
عبدالکریم
جناب محترم
فضیلۃ الشیخ
صاحب
حفظہ اللہ
کو ناظم اعلیٰ منتخب ہونے پر
حاجی
عبدالرزاق
جناب محترم
صاحب
حفظہ اللہ
کو ناظم مالیات منتخب ہونے پر
بہت بہت مبارک باد
منجانب
پروفیسر
عبدالرحمن لدھیانوی
مولانا
محمد ارشد بیگم کوٹی
حافظ
احمد اللہ حامد
قاری
عبدالمتین اصغر
رانا
نصر اللہ خاں
ڈاکٹر
شہباز حسن
پروفیسر
مطیع اللہ اباجوہ
حافظ
محمد نواز بٹ
پروفیسر
محمد ابراہیم سلفی
حکیم
عبداللطیف مدنی
شیخ
محمد فیاض

اھلاً وسھلاً ومرحبا

خطبہ جمعہ المبارک

10 اپریل 2015 کا

خطبہ 12:15 بجے شروع ہوگا

جامعہ فاطمۃ الزہرا السلفیہ للبنات تلے عالی

محترم جناب فضیلۃ الشیخ سید محمد مصطفیٰ جعفر حفظہ اللہ تعالیٰ

امیر مرکزیہ جمعیت نوشہرہ وکلاں

پروفیسر سید جعفر حسین سلفی

جاہ حفظہ

جناب حاجی محترم عطاء اللہ بھٹی صاحب

گوجرانوالہ

جانشین علامہ ثانی حق و صداقت کی نشانی

ترجمان مسلک اہلحدیث

شیر ربانی

حافظ محمد جعفر ربانی

قاری

محترم

امیر مرکزی جمعیۃ اہلحدیث ضلع گوجرانوالہ ارشاد فرمائینگے

کانفرنس کے

صاحبزادہ شاہ عبداللہ یاسر

خواتین کے لیے علیحدہ باپردہ انتظام ہوگا

اہل اسلام سے شرکت کی اپیل ہے

حافظ مولانا سید عبدالستار جعفر

داعی الی اللہ

نائب مدیر

جامعہ فاطمۃ الزہرا السلفیہ للبنات تلے عالی

0300-9648694

سعد آرٹ

مدنی روڈ ٹھیالی گوجرانوالہ

0300 6434393

Weekly AHL- E - HADITH
CPL No 116
106, Ravi Road Lahore (54000)
E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com
WEBSITE: www.ahlehadith.org
Head Office:
Tell. 042-37729933
Fax 042-37725525
Weekly Ahl-e-Hadith 042-37720257
Paigham T.V: 042-37722876

ہدیہ تبریک

کو سینیٹر بننے پر اور مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ایک بار پھر بلا مقابلہ امیر مقرر ہونے پر

پروفیسر سینیٹر جناب محترم ساجد میر صاحب حفظہ اللہ

اور

ڈاکٹر حافظ جناب محترم عبدالکریم فضیلۃ الشیخ صاحب حفظہ اللہ

حاجی جناب محترم عبدالرزاق صاحب حفظہ اللہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے بلا مقابلہ علی الترتیب ناظم اعلیٰ اور ناظم مالیات منتخب ہونے پر دل کی گہرائیوں سے

ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

اور امید رکھتے ہیں کہ ان کی قیادت میں سب سابق جماعت ترقی کی منزلیں طے کرتی رہے گی۔ ان شاء اللہ

منجانب
(مولانا) عبدالغفور طاہر
رئیس جامعہ شمس الہدیٰ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ
0300-8645545